ماهنامه

نصرت الجهاد

نومبر۔ دسمبر ۱۹۹۱ء

احمد شاه (اوریا) وحدت یار
Ahmad Shah Vahdat Yar

نجیب کا خاتمہ
عمل میں آجائے
تو مجاہدین کی
طرف سے
جنگ بندی
کا میں ذمہ
لیتا ہوں
(الحاج حقانی)

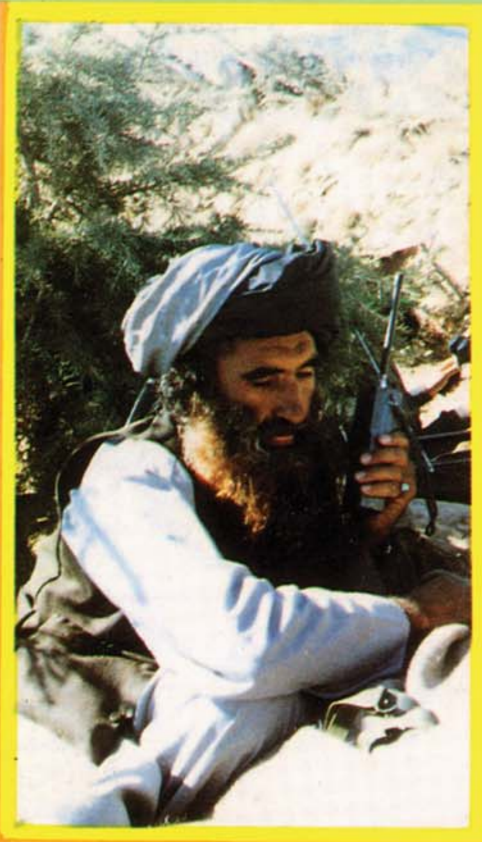

جنگ وجہاد کی تازہ کہانی مولانا "حقانی" کی زبانی

صوبہ پکتیا کے قائدِ جہاد مولانا جلال الدین حقانی سٹوکنڈاؤ میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ

اِسطرح کے سینکڑوں ٹینک دشمن کی بجائے اب مجاہدین کے قبضہ میں ہیں

خالقِ کائنات

جب ترا نام لب پہ آتا ہے
دلِ مضطر سکون پاتا ہے
تو ہی خالق ہے سب جہانوں کا
ان زمینوں کا، آسمانوں کا
چاند تاروں میں جگمگاتا ہے
اک جہاں تیری حمد گاتا ہے
ہر قدم پر حسین نظّارے
تیری قدرت کے ہیں نشاں سارے
تو ہے دریاؤں کی روانی میں
عکس ہے تیرا بہتے پانی میں
کوہساروں کے خوشنما منظر
تیری صنعت کے ہیں حسیں پیکر
بحر کی تہ میں ہیں گُہر کے چراغ
تُو جلاتا ہے رہگزر کے چراغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمد شاه ((اوریا)) وحدت یار
Ahmad Shah Vahdat Yar

ماهنامه

نصرت الجهاد

جولائی ۱۹۹۱ء

بانی: الحاج مولوی جلال الدین حقانی

چیف ایڈیٹر ـــــ الحاج عبدالباری شہرت ننگیال
مدیر ـــــ الحاج سید عبداللہ

سال تاسیس: ۱۴۱۱ ھ ق، ۱۳۶۹ ھ ش، ۱۹۹۰ء

جلد نمبر ۲ ۔ شمارہ (۱-۲) مسلسل نمبر (۱۳-۱۴) نومبر، دسمبر ۱۹۹۱ء ۔ جمادی الآخر ۱۴۱۲ ھ ق، عقرب، قوس ۱۳۷۰ ھ ش

اس شمارے میں

۱۔ اداریہ
۲۔ جنگ و جہاد کی تازہ کہانی۔
۳۔ الحاج "حقانی" سے خصوصی انٹرویو۔
۴۔ فتح گردیز کے لیے لڑائی بدستور جاری ہے۔
۵۔ گردیز کا محاذ۔
۶۔ ماسکو میں مذاکرات اور نام نہاد معاہدہ۔
۷۔ اونچی دکان، پھیکا پکوان۔
۸۔ اور ۔۔۔۔ اب وہ مؤذن ہے۔
۹۔ ۔۔۔۔ اور نجیب نے قبلہ بدل دیا
۱۰۔ اسلام منشیات کے متعلق کیا حکم دیتا ہے
۱۱۔ افسانہ
۱۲۔ اسلام اور عیش کوشی
۱۳۔ اخبار جہاد
۱۴۔ شہداء راہ حق

پتہ:
ماہنامہ "نصرت الجهاد"
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۳
یونیورسٹی ٹاؤن ۔ پشاور ۔ پاکستان

بدل اشتراک

سالانہ چندہ: ۱۰۰/- روپے
ششماہی: ۵۰/- روپے
فی پرچہ: ۸/- روپے

بیرونی ممالک:
سالانہ ۳۰ ڈالر
اکاؤنٹ نمبر ۲۰۵۵۹
حبیب بنک کنٹونمنٹ برانچ صدر روڈ
پشاور ۔ پاکستان

(اداریہ)

سیاسی حل مگر کیسا؟

افغان قوم ایک غیرتی، فطرتی طور پر آزاد اور صلح پسند قوم ہے۔ جنہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ جذبہ دینی و آزادی سے سرشار یہ قوم جنگجو ہے۔ مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ خواہ مخواہ جنگ اپنے سر مول لیتی ہے اور صلح و امن کا شیرازہ بکھیر کر اپنی من مانی پر تلی جاتی ہے۔

جنگ کے آغاز و دوام میں کچھ مقاصد ضرور مضمر ہوتے ہیں۔ جب تک ان مقاصد کے حصول تک رسائی حاصل نہیں ہوتی۔ تب تک جنگ سے منہ موڑنا اور پسپائی اختیار کرنا بزدلی اور دیوانہ پن کے مترادف ہوتا ہے، مثال کے طور پر عراقی صدر صدام حسین نے اپنی افواج کو مسلسل آٹھ سال تک ایرانی افواج کے خلاف لڑدایا، ایرانی اور عراقی مسلمان فوجی قتل کر دیئے گئے شہر اور دیہات کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے۔ دونوں اسلامی ممالک کے بے گناہ عوام شہید کر دیئے گئے۔ اور آخر کار کسی مقصد کے حصول کے بغیر جناب صدام نے اس لا حاصل جنگ کو خیرباد کہا اور ایک دوسرے اسلامی ملک (کویت) پر حملہ آور ہوا۔ لیکن وہاں بھی وہ عراقی عوام کو قتل و تباہی کے سوا کوئی اور تحفہ نہ دے سکا۔ کیونکہ ان کے سامنے توسیع پسندی کے علاوہ کوئی اور مقصد نہ تھا۔ چنانچہ صدام حسین نے دونوں جنگیں اپنی بے وقوفی اور محض جارحیت کی بنیاد پر دوسروں پر مسلط کر دی تھیں اور پھر نتائج حاصل کئے بغیر حماقت کی بناء پر انہیں بند بھی کر دیا گیا۔ مگر جہادِ افغانستان اور ہمارے مسلمان عوام کی جاری جد و جہد قطعاً اس سے مماثلت نہیں رکھتی، ہمارے جیالے قوم نے روشن مقاصد کے حصول کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانی اور بین الاقوامی اصولوں کے تحت اپنے عقیدے و ملک کی آزادی کی خاطر مسلح جہاد کا آغاز کیا تھا اور اب بھی اسی مقصد کے لئے لڑتے رہے ہیں۔ اور لڑتے رہیں گے۔ مگر جب بھی انہیں اپنے اس مقصد کے حصول میں کامیابی نصیب ہو جائے گی۔ اس وقت جنگ تو کیا تلخ کلامی بھی پسند نہیں کریں گے، خواہ یہ مقصد انہیں جنگ کے ذریعے حاصل ہو جائے یا کسی قابلِ قبول سیاسی حل کے ذریعے۔

ہمارے جیالے اور غیور عوام نے گذشتہ تیرہ سالوں کے دوران جس مقصد کے حصول کے لیے جہاد و ہجرت کا جو کٹھن راستہ اپنایا، پندرہ لاکھ قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا۔ اپنا گھر بار خانہ و کاشانہ چھوڑ کر بھوک، پیاس، گرمی و سردی کی مشکلات و تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے جس مقصد کے لئے اور جس عزم سے پروانہ وار میدان جہاد میں کود پڑے ہیں۔ اس وقت تک لڑتے جھگڑتے رہیں گے جب تک انہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہو جاتی۔ اور وہ مقصد ہے افغانستان میں مجاہدین ہی کے ہاتھوں ایک آزاد اسلامی اور خود مختار حکومت کا قیام۔

چنانچہ ہمارے جیالے مجاہدوں نے اس مقصد کے حصول کی خاطر افغانستان کے گوشے گوشے میں اپنی جہادی کارروائیوں کو دوام دے کر کابل کٹھ پتلی انتظامیہ پر زندگی کا دائرہ مزید تنگ کر دیا ہے۔

سال رواں میں مجاہدین نے بڑے اور شاندار کارنامے انجام دے کر فتوحات کا دائرہ وسیع کر دیا ہے، خوست جیسے اہم اور نجیب انتظامیہ کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے والے شہر و چھاؤنی کو فتح کر لیا گیا اور فاتح خوست جناب الحاج جلال الدین "حقانی" کی رہنمائی اور قیادت میں فتح گردیز کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ زرمت، واخان، اشکاشم، زیباک، شغنان، خواجہ غار، ارساقی، دشت آرچی، نیگی قلعہ اور دشت قلعہ جیسے اہم ڈویژنوں اور علاقوں کی فتح ہمارے مجاہد عوام کے فتوحات اور کارناموں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ گردیز، جلال آباد اور فیض آباد پر مجاہدین کی طرف سے بڑے حملے ہو رہے ہیں، چنانچہ گردیز پر قبضے کے لئے لڑائی آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہے اور انشاءاللہ مستقبل قریب میں فتح گردیز کا مژدہ سننے میں آئے گا۔ اسی طرح جلال آباد پر مجاہدین مسلسل راکٹوں اور توپوں سے حملے کر رہے ہیں اور فیض آباد پر بھی مجاہدین کے کامیاب حملے جاری ہیں، افغانستان کے دوسرے صوبوں میں بھی مجاہدین راہ حق میں نجیب فوج کے خلاف برسر پیکار ہیں اور آئے دن دشمن کی حفاظتی چوکیاں مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہو رہی ہیں

کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کے خلاف ہمارے جیالے مجاہدین کی کامیاب اور شاندار کارروائیوں اور افغانستان کے کونے کونے میں اپنی فتوحات کا دائرہ مزید وسیع کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ خدا نخواستہ ہم محض انسانوں کا خون بہانے پر تلے ہوئے ہیں، مذاکرات اور سیاسی حل پر جنگ اور خونریزی کو ترجیح دیتے ہیں۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔

قارئین کرام اور مسئلہ افغانستان سے گہری دلچسپی رکھنے والے لوگوں کو بخوبی معلوم ہوگا کہ نجیب انتظامیہ اب بھی اپنی ہٹ دھرمی پر ڈٹی ہوئی ہے، اور آئے دن مجاہدین

کے ٹھکانوں اور جہادی مراکز پر انتہائی بے حیائی اور ڈھٹائی سے حملے کر رہی ہے، یہ الگ بات ہے کہ وہ ریڈیو اور دلٹے، دیں) سے اسلام اور صلح و آشتی کا شوشہ دے کر دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر خود کو مظلوم اور صلح دوست دکھانے کی کوشش کرتی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ان کی دغابازی، دھوکہ اور فریب ہے۔

دوسری طرف جہاں تک مذاکرات اور سیاسی حل کا تعلق ہے، تو وہ بے وقوف کون ہوگا۔ جو کسی مسئلے کا قابل قبول اور مبنی بر انصاف سیاسی حل قبول نہ کریں ہم جنگ پر سیاسی حل کو ترجیح دیتے ہیں۔ مگر کس طرح کے سیاسی حل کو؟

ہمارے مسلمان اور شہید پرور عوام کے لئے وہی سیاسی حل قابل صد احترام اور قابل قبول ہے جس میں خود افغانوں کو اپنے مستقبل کے تعین کا مکمل اختیار دیا گیا ہو اور جس کے نتیجے میں افغانستان میں جہادی تنظیموں اور جہادی قوتوں کے ہاتھوں ایک آزاد، خود مختار اور اسلامی حکومت کا قیام یقینی ہو۔

مگر ہمیں گذشتہ تیرہ سالوں کے دوران حاصل کئے ہوئے تجربات سے بخوبی اندازہ ہے کہ مسئلہ افغانستان کے بارے میں سیاسی حل کا جو ڈھول بجایا جا رہا ہے یہ محض افغان عوام کو دھوکہ اور فریب دینے کے سوا کچھ نہیں۔ سیاسی حل کی خاطر جو کوششیں ہو رہی ہیں محض اس لئے کہ گذشتہ تیرہ برسوں کے دوران میدان جہاد میں ہمارے جیالے مجاہدین کے ہاتھوں حاصل ہونے والے افتخارات و کارناموں اور اس جہاد کے نتیجے میں متوقع ثمرات کسی اور کی جھولی میں ڈال دیئے جائیں۔ سیاسی حل مخلصانہ کوششوں پر مبنی نہیں، روس نے اپنے مفادات کو مدنظر رکھ کر (جو ان کی فوجی قیدیوں کی رہائی ہے) سیاسی حل کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے ہیں اور امریکہ نے بھی اپنی توقعات و عزائم کے پیش نظر (جو افغانستان میں ایک غیر اسلامی حکومت کا قیام ہے) افغان مسئلے کا نام نہاد سیاسی حل نکالنے کی تگ و دو شروع کی ہے۔ جو سیاسی حل افغان مسلمان عوام کی امنگوں کے مطابق اور حقیقی معنوں میں مسئلہ افغانستان کے حل کا ضامن ہو اب تک نہ تو امریکہ ایسے سیاسی حل کا خواہاں ہے اور نہ ہی روس، جو سیاسی حل امریکہ اور روس چاہتا ہے وہ نہ تو افغان عوام کے مفاد میں ہے اور نہ ہی امت مسلمہ کے مفاد میں بلکہ روس اور امریکہ ہی کے مفاد میں ہے۔

لہٰذا ایسا کوئی سیاسی حل ہمارے مسلمان عوام کے لئے قابل قبول نہیں ہوگا اور نہ ہی ایسا سیاسی حل افغانستان میں امن و امان کی بحالی کے لئے

ضامن ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ ایسا کوئی بھی سمجھوتہ افغان عوام کے تقاضوں اور خواہشات کی سراسر منافی ہوگا۔

چنانچہ دشمنانِ دین واسلام (روس، امریکہ) کے عزائم کو بھانپتے ہوئے ہمارے جیالے مجاہدین نے نجیب انتظامیہ پر کاری ضرب لگانے کا عزم کرتے ہوئے اپنی جہادی کاروائیوں کو مزید شدت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے، چنانچہ اس بارے میں جہادی کمانڈروں کی عمومی شوریٰ نے ایک مہینے کے اندر اندر افغانستان کے اندر کسی مناسب جگہ اجلاس منعقد کرنے کا اعلان کر دیا ہے تاکہ افغانستان کے تمام جہادی فیلڈ کمانڈروں کے باہمی صلاح مشورہ سے اس پروگرام کو آخری شکل دی جاسکے۔

مسئلہ افغانستان کے بارے میں سیاسی حل کی کوششیں کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے نجیب اور اس کی انتظامیہ کی اقتدار سے علیحدگی ضروری شرط ہے۔ جب تک نجیب تختِ کابل پر براجمان ہو اور اختیارات کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کے پاس ہوں۔ اس وقت تک جنگ بند نہیں ہو سکتی، کیونکہ افغانستان میں جنگ، قتل اور تباہی پھیلانے کی اصلی علت اور سبب نجیب انتظامیہ ہی ہے۔ جب جنگ کی علت وسبب ختم کی جائے تو جنگ بندی خود بخود عمل میں آجائے گی۔

ابھی ابھی افغانستان کے جنوبی محاذ کے فیلڈ کمانڈر اور فاتح خوست جناب الحاج جلال الدین حقانی نے "نصرت الجہاد" سے اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں اس حقیقت پر زور دیا ہے کہ جس دن نجیب اور اس کی کٹھ پتلی انتظامیہ کا خاتمہ ہو جائے تو اسی دن جنگ بندی ہو جائیگی اسی طرح نجیب انتظامیہ کا خاتمہ مسئلہ افغانستان کے سیاسی حل کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ اس رکاوٹ کے دور کرنے سے سیاسی حل کے لئے بھی راستہ ہموار ہو جائے گا۔ اور ہم سب افغانوں کے لئے افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں ایک اسلامی حکومت کا قیام بھی ممکن ہو جائے گا۔

لہذا سیاسی حل کے سلسلے میں ہمارے مجاہد عوام کی خواہشات کو مدنظر رکھنا چاہیئے مسئلہ افغانستان کا سیاسی حل اگر انصاف اور اخلاص پر مبنی ہو، تو افغانستان کے مستقبل کا تعین خود افغانوں پر چھوڑا جانا چاہیئے۔ نہ کہ انہیں کسی ظالمانہ اور افغان مسلمان عوام کی خواہشات اور امنگوں کے منافی حل پر مجبور کیا جائے۔

جنگ و جہاد کی تازہ کہانی

مولانا جلال الدین حقانی کی زبانی

انٹرویو ـــ سید عبداللہ

۲۷ نومبر ۱۹۹۱ء کو افغانستان کے جنوبی جہادی محاذ کے فیلڈ کمانڈر اور فاتح خوست جناب الحاج جلال الدین حقانی جو آج کل گردیز میں مجاہدین کے حملوں کی رہنمائی بھی خود کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں محاذِ جنگ سے بعض جہادی امور کی انجام دہی کے سلسلے میں صوبہ سرحد کے تاریخی شہر پشاور میں اچانک رونما ہوئے، جناب مولوی جلال الدین حقانی گذشتہ ڈھائی مہینوں سے گردیز شہر پہ مجاہدین کی جہادی کارروائیوں کی رہنمائی کی خاطر ستوکنڈاؤ اور زرمت میں سنگر نشین ہیں۔ جن کی ولولہ انگیز قیادت کے تحت صوبہ پکتیا بالخصوص گردیز پہ حملے کے دوران مجاہدین شاندار کامیابیاں حاصل کر چکے ہیں۔ "نصرت الجہاد" کے مدیر نے جناب الحاج جلال الدین حقانی سے گردیز میں مجاہدین کی کارروائیوں اور مسئلہ افغانستان کے حوالے سے تازہ ترین صورتحال کے متعلق ایک خصوصی انٹرویو کیا۔ جسے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں ـــ (ادارہ)

سوال: محترم حقانی صاحب! جنگ گردیز کی تازہ ترین صورتحال پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔

حقانی صاحب: ابتداء میں گردیز پر حملے کے لئے مقامی کمانڈروں کے متعدد اجلاس منعقد ہوئے۔ جب کہ اتنے اجلاسوں کی ضرورت محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی۔ مگر پھر بھی یہ سب کچھ لوگوں کے تقاضے کی بنا پر ہوا مقصد اور ہدف ایک چھوٹا سا تھا۔ مگر متعدد اجلاسوں کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس مرحلہ کے بعد لوگ اس انتظار میں تھے کہ گو عراقی ٹینک اور توپیں پہنچنے والی ہیں، چنانچہ بیٹھے رہے۔ یوں اس انتظار نے مجاہدین کا کافی وقت ضائع کر دیا گردیز پر مجاہدین کا حملہ تاخیر کا شکار ہوا حتیٰ کہ موسم سرما آپہنچا، چونکہ گردیز میں حد سے زیادہ سردی پڑتی ہے اس لئے مجاہدین کے لئے دشمن کے خلاف کارروائیوں میں مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا فطرتی بات ہے۔ تاہم مجاہدین کی بہ نسبت

نجیب انتظامیہ کے فوجی یونٹوں کو زیادہ مشکلات کا سامنا ہے، کیونکہ انہیں تو جلانے کے لئے لکڑی یا کوئلہ کے حصول کا کوئی طریقہ اور راستہ بھی نہیں مجاہدین کو رسد پہنچانے، جنگی ساز و سامان اور رہائش کا مسئلہ درپیش ہے چونکہ مجاہدین اکثر اوقات رات کے وقت دشمن پر حملے کر رہے ہیں، اس لئے موسم سرما میں اس طرح کی کارروائیوں کی انجام دہی میں بڑی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ مگر پھر بھی ہمارے جیالے مجاہدین کی کارروائیاں جاری ہیں اور وہ آئے دن پیش قدمی کر رہے ہیں، مجاہدین نے جن علاقوں پر قبضہ کر چکے ہیں اور جو مراکز انہوں نے دشمن سے چھین لئے ہیں وہ بدستور مجاہدین کے قبضے میں ہیں اور وہ ان علاقوں سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹے نہیں ہیں۔ اور جب بھی دشمن مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ کرتا ہے تو ہر بار اسے پسپائی پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ جنگ جاری ہے اور ابھی ابھی مجاہدین متعدد فوجی چوکیوں پر قبضہ کر چکے ہیں۔

جہاں تک میرے اپنے مجاہدین کا تعلق ہے تو میں نے اپنے جہادی یونٹوں کے مجاہدین کو دوسری تنظیموں اور شوراؤں کے مجاہدوں سے نکال کر الگ کر دیا ہے، کیونکہ دوسری تنظیموں کے مجاہدین جنگ سے پیچھے ہٹے ہیں، وہ لڑتے نہیں اور اپنے مراکز میں ڈیرہ ڈال کر جنگ پر نہیں جاتے۔ تاہم میں نے اپنے جہادی یونٹوں کے مجاہدین کو ایک لائن پر لا کھڑا کر کے منظم کر دیا ہے، اور گردیز شہر کے ارد گرد میرے ہی مجاہدین مورچہ بند ہو کر گردیز کو اپنے محاصرہ میں لئے ہوئے ہیں۔

سوال : روس کے ساتھ مجاہدین کے وفد کی بات چیت اور اس مذاکرات کے نتائج کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

حقانی صاحب : اس سے قبل بھی میں اس سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار کر چکا ہے اور آپ نے اسے اپنے متفرق رسالوں اور اخبارات میں شائع بھی کر دیا ہے۔ تاہم روس کے ساتھ میں اس وقت مذاکرات پر رضامندی ظاہر کروں گا جب ہمارے بعض شرائط قبول کئے جائیں جو درج ذیل ہیں :

(۱) ہماری پہلی شرط یہ ہے کہ روس نجیب انتظامیہ کے ساتھ اپنے رسمی تعلقات منقطع کر دے۔

(۲) افغانستان کے حقیقی نمائندے مجاہدین ہی کو سمجھیں۔

(۳) مذاکرات کے لئے روس کی بجائے کسی اور ملک کا انتخاب کیا جائے۔

> مجاہدینے اکثر اوقات رات کے وقت دشمن پر حملے کر رہے ہیں اس لئے موسم سرما میں اس طرح کی کارروائیوں کی انجام دہی میں بڑی مشکلات پیدا ہوتی ہیں،
> (جلال الدین حقانی)

(۴) بات چیت کے لئے مذاکرات کا ایجنڈا پہلے سے متعین کیا جائے۔

(۵) بات چیت میں شرکت کرنے والے اشخاص کا رتبہ و مقام اور شریک ہونے والے اشخاص کی تعداد کا تعین کر دیا جائے۔ کہ کون کون اشخاص مذاکرات میں شریک ہو۔

مندرجہ بالا شرائط بجا لانے کے بعد روس اور مجاہدین کے درمیان مذاکرات کرنا ایک معقول اور بجا عمل ہوگا۔ مگر بات چیت میں روس کی جنگی قیدیوں کا معاملہ شامل کرنا مناسب نہیں اور وہ بھی یکطرفہ طور پر تو بالکل مناسب نہیں۔

جہاں تک ابھی ابھی روس میں ہونے والی بات چیت کا تعلق ہے ذاتی طور پر مجھے یہ ماننے اور قبول کرنے کے لئے مناسب نظر نہیں آتا۔ کیونکہ یہ مذاکرات۔ جہاد، اسلام اور افغانوں کے حق اور مفاد میں نہیں بلکہ خون شہداء کے رائیگاں اور ضائع ہونے کے مترادف ہیں، ایسا وفد جس کا میزبان روس ہو جس کا مہمان خانہ روس ہو، جن کے پاسپورٹ پر روس کے ویزے لگے ہوئے ہوں اور روسی میز پر بیٹھے ہوئے ہوں بھلا ایسے مذاکرات سے ہم کیا توقع

> گردیز شہر کے اردگرد میں سے ہی مجاہدین مورچہ بند ہو کر گردیز کو اپنے محاصرہ میں لئے ہوئے ہیں
> ”حقانی“

کر سکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے عوام جن بدبختیوں اور مصیبتوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور جن آلام و مشکلات کا شکار ہیں، روسیوں ہی کے سبب سے ہوتے ہیں۔

روسی امپراطوری جب توڑی گئی اور اب بھی جب کہ روسی بھوک اور فقر کا شکار ہیں، افغانوں اور مجاہدین کے لئے مخلص نہیں ہیں بلکہ منافقت اور ہٹ دھرمی کے مرتکب ہو رہے ہیں، اگر واقعتاً وہ (روسی) مخلص ہوتے تو ایسی حالت میں جب مجاہدین کا وفد (جس کے لئے وہاں جانا ہرگز مناسب نہیں تھا) روس میں موجود تھا بالکل اسی طرح جیسے مظلوم ظالم کے گھر جائے اور یا ظالم سے مظلوم عذر خواہی کر رہا ہو۔ بہرصورت وفد وہاں گیا اور روسیوں کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر بھی روسیوں نے مجاہدین کے وفد کی موجودیت کے ساتھ ساتھ تینتیس (33) ایس یو-۲۴ طیارے جو صاف گرد آلود، بادل اور بارش ہر موسم میں بمباری کر سکتے ہیں، مجاہدین کے خلاف کارروائی انجام دینے کی غرض سے نجیب کی کٹھ پتلی مسلط حکومت کے حوالے کر دیئے آج بھی روزانہ ۱۳ سے ۲۵ تک طیارے روزانہ جنگی ساز و سامان کابل کٹھ پتلی حکومت کی امداد کے لئے روس سے لا رہے ہیں۔ نجیب انتظامیہ کے ساتھ تجارتی سمجھوتے ہو رہے ہیں کابل میں اب بھی سینکڑوں کی تعداد میں روسی مشیر موجود ہیں۔ کابل پٹھو انتظامیہ کو سکڈ میزائل دیئے جا رہے ہیں۔ آخر یہ کیوں اور کس لئے؟ مقصد روشن اور واضح ہے۔ یہ سب کچھ نفاق اور اختلافات کے دلائل ہیں جو روسیوں کے پیدا کردہ ہیں۔

جو لوگ اقتدار کے بھوکے ہیں اور جو اقتدار حاصل کرنے کے لئے ہر کسی کی منت

> ہمارے جیالے مجاہدوں کی کارروائیاں جاری ہیں اور وہ آئے دن پیش قدمی کر رہے ہیں۔ مجاہدین جن علاقوں پر قبضہ کر چکے ہیں اور جو مراکز انہوں نے دشمن سے چھین لئے ہیں وہ بدستور مجاہدین کے قبضے میں ہیں اور وہ ان علاقوں سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹے نہیں ہیں۔
> ”جلال الدین حقانی“

سماجت کررہے ہیں اور ہر کسی سے سازش کررہے ہیں تو میری نظر میں ایسی بات چیت غیر موثر اور ماننے کے قابل نہیں ہے۔

سوال: آپ کی رائے میں مسئلہ افغانستان کی کس نوعیت کا سیاسی حل افغانوں کے لئے قابل قبول ہوسکتا ہے؟

حقانی صاحب: اقوام متحدہ اگر انصاف پر مبنی فیصلہ کرکے اور جیسا کہ حقیقت بھی ہے، روسیوں اور یا نجیب انتظامیہ کو جنگ کا مرتکب ٹھہرایا جائے، تاوان جنگ ان کے کندھوں پر ڈالا جائے خود اقوام متحدہ اور وہ ممالک جن میں نجیب انتظامیہ کے سفارت خانے اب بھی

> جو لوگ اقتدار کے بھوکے ہیں اور جو اقتدار حاصل کرنے کے لئے ہر کسی کی منت سماجت کررہے ہیں اور ہر کسی سے سازش کررہے ہیں، تو میری نظر میں ایسی بات چیت غیر موثر اور ماننے کے قابل نہیں ہے
> "حقانی"

موجود ہیں، نجیب انتظامیہ سے اپنے سفارتی تعلقات توڑ دیں، اس سے کسی قسم کا رابطہ نہ رکھیں اور یہ سمجھے کہ افغانستان میں موجود جاری جنگ نجیب کٹھ پتلی حکومت کی موجودیت کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ یہ باہر سے مسلط ایک کٹھ پتلی حکومت ہے، جس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا کوئی جواز نہیں، جب بھی اقوام متحدہ اور مذکورہ ممالک نجیب انتظامیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کردیں۔ نجیب کو برطرف کردے اور روس کو جنگ کا مجرم سمجھ کر تاوان جنگ کا ذمہ دار ٹھہرا دیا جائے تو میرے خیال میں اس روز جنگ ختم ہوجائے گی، جس دن نجیب ختم ہوجائے، اس دن جنگ کے خاتمے کا دن بھی ہوگا۔ جنگ بندی کی ضرورت نہیں، جنگ بندی خود بخود عمل میں آئے گی۔ جب نجیب کا خاتمہ عمل میں آجائے تو مجاہدین کی طرف سے جنگ بندی کا میں ذمہ دار ہوں۔ اس کے بعد مجاہدین کی امداد کی ضرورت بھی نہیں رہتی، جنگ کا جب خاتمہ ہوجائے۔ مجاہدین کو امداد کی ضرورت نہیں پڑتی اور افغانوں کے درمیان جتنے بھی مسلمان اقشار ہیں، دینی، ملی اور عوامی اشخاص ہیں۔ ان سب کی باہمی ایک وسیع البنیاد حکومت کی تشکیل کی ذمہ داری پھر میں لیتا ہوں، اس کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے میں تیار ہوں، لیکن اگر سیاسی حل کے معنی یہ ہوں کہ جنگ کا مرتکب معلوم نہ ہو، جو فریق فاجعۂ جنگ کا سبب بنا ہے اس کی نشاندہی نہ کردی جائے، جنگ کی تاوان کون ادا کرے گا؟ بلکہ دونوں فریق کو ایسا قرار دیا جائے کہ گویا افغانوں کے درمیان جنگ ہے۔ دونوں جانب پر امداد بند کردی جائے۔ ظالم اور مظلوم دونوں کو ایک جیسا سمجھا جائے اور دونوں جانب جنگ بندی کردیں۔ اس کے علاوہ کافر اور مسلمان کے درمیان وسیع البنیاد حکومت کے تو معنی یہ ہے کہ کافر اور مسلمان

> روسیوں نے مجاہدین کے وفد کی موجودیت کے ساتھ ساتھ تیس (30) ایس یو-۲۴ طیارے جو صاف، گرد آلود، بادل اور بارش ہر موسم میں بمباری کرسکتے ہیں۔ مجاہدین کے خلاف کارروائی انجام دینے کی غرض سے نجیب کی کٹھ پتلی مسلط حکومت کے حوالے کردیئے، آج بھی روزانہ ۱۳ سے ۲۵ تک طیارے روزانہ جنگی ساز وسامان کابل کٹھ پتلی حکومت کی امداد کے لئے روس سے لارہے ہیں۔ نجیب انتظامیہ کے ساتھ تجارتی سمجھوتے ہورہے ہیں۔
> (الحاج مولانا جلال الدین حقانی)

دونوں آپس میں ایک مخلوط حکومت بنا
دے اور پھر کمیونسٹوں کو بھی عام انتخابات
میں حصہ دلایا جائے۔ تو اس مفہوم پر
مبنی سیاسی حل ہرگز ممکن نہیں، کیونکہ
جنگ کی اصل علت اور سبب ابھی موجود
ہے۔ میں اور میری طرح ہزاروں علماء
اور کمانڈر ایسا کوئی حل قبول نہیں کر سکتے

ہفتوں کے اندر اندر متوقع ہے۔ پھر بھی
ہو سکتا ہے یہ وقت ایک مہینے تک بڑھ
جائے، البتہ یہاں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ
ابھی "کمیشن" کو کچھ کرنا ہے تاکہ اجلاس
میں ایک واحد پالیسی پیش کرنے، کمانڈروں
کی آئندہ حکمت عملی اور دیگر متعلقہ امور
کو آخری شکل دی جا سکے۔

> اقوام متحدہ اگر انصاف پر مبنی فیصلہ کر کے اور جیسا کہ حقیقت بھی ہے، روسیوں اور یا نجیب انتظامیہ کو جنگ کا مرتکب ٹھہرایا جائے، تاوانِ جنگ ان کے کندھوں پر ڈالا جائے، خود اقوام متحدہ اور وہ ممالک جن میں نجیب انتظامیہ کے سفارت خانے اب بھی موجود ہیں، نجیب انتظامیہ سے اپنے سفارتی تعلقات توڑ دیں، اس سے کسی قسم کا رابطہ نہ رکھیں اور یہ سمجھے کہ افغانستان میں موجود جاری جنگ نجیب کٹھ پتلی حکومت کی موجودیت کی وجہ سے ہو رہی ہے یہ باہر سے مسلط ایک کٹھ پتلی حکومت ہے، جس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا کوئی جواز نہیں۔
>
> (مولانا جلال الدین حقانی)

سوال: جہادی کمانڈروں کی
"عمومی شوریٰ" کا آئندہ اجلاس کب ہوگا
اور اس میں کون کون سے مسائل زیر غور
آئیں گے؟

حقانی صاحب: جہادی کمانڈروں کی
"عمومی شوریٰ" کا اجلاس منعقد کرنے کے
لئے جگہ اور تاریخ کا تعین ہو چکا ہے
کمانڈروں کی تعداد کا اندازہ بھی کیا گیا ہے
اور اجلاس میں زیر غور آنے والے مسائل کا
ایجنڈا بھی مکمل ہو گیا ہے، اس ضمن میں اگر
چہ "شوریٰ" کے اجلاس کا انعقاد دو تین

سوال: کہا جاتا ہے کہ "جنیوا" میں مسئلہ
افغانستان کے حوالے سے ایک کانفرنس
کے انعقاد کی تجویز دی گئی ہے، جس میں
کابل دہری رژیم، جہادی قوتوں اور
غیر جہادی قوتوں کے نمائندے شرکت
کریں گے۔ اس بارے میں آپ کی رائے
کیا ہے؟

حقانی صاحب: جس کانفرنس میں
کابل دہری انتظامیہ کے نمائندے شامل
ہوں۔ ہم جہادی کمانڈر، افغان مجاہد علماء
اور مجاہد ملت اسے مردود گردانتے ہیں اور
اس کی مذمت کرتے ہیں، اس نوعیت کی
کانفرنسیں جو غیروں کے اشاروں اور مشوروں
سے تشکیل دیے جاتے ہیں، ہم اسے شدت
سے رد کرتے ہیں، اس طرح کی کانفرنسوں
کے فیصلے اور قراردادیں کسی اہمیت کے
حامل نہیں، جیسا کہ افغانوں کے لئے جہاد
افغانستان مخصوص تھا یعنی جنگ وہ خود
لڑتے رہے ہیں، کوئی اور افغانوں کے لئے
جنگ نہیں لڑتا۔ اسی طرح افغانستان کے
مستقبل کے تعین میں بھی افغان مستقل آزاد
اور خود مختار ہیں۔

سوال: اگر افغانستان میں عبوری
مدت کے لئے موجودہ افغان عبوری حکومت
برسراقتدار آجاتی۔ کیا یہ افغانوں کو قابل
قبول ہوگا؟

حقانی صاحب: موجودہ افغان عبوری
حکومت نااہل ہے، یہ کام اس حکومت
کے بس کی بات نہیں ہے، اس حکومت کو
یہ حق بھی حاصل نہیں تھا کہ وہ اتنی مدت
تک رہ سکے۔ یہ حکومت دوبارہ اعتماد
حاصل نہیں کر سکتا۔ اب اگر افغانوں
کی ایک نمائندہ "شوریٰ" عمل میں آجائے
اور وہ اس حکومت کو اعتماد کا ووٹ دے
تو میں اسے مان لوں گا۔ لیکن میرا پختہ
یقین ہے کہ اس حکومت کو کوئی بھی
دوبارہ اعتماد کا ووٹ نہیں دے گا۔

کیونکہ یہ حکومت نااہل ہے، اس حکومت اپنا اعتماد کھو چکا ہے اور اپنی اصلیت کو برقرار نہیں رکھ سکا ہے لیکن میں ایک بار یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر تمام افغان اسے عبوری مدت کے لئے ووٹ دے تو میں اس فیصلے کی ہرگز مخالفت نہیں کروں گا۔ مگر اس حکومت نے ایسے اعمال انجام دیئے ہیں جو افغانوں کے لئے قابل قبول نہیں اس حکومت کے راہنماؤں نے جہاد کو برا بھلا کہا ہے۔ نجیب سے ملاقاتیں کی ہے، افغانوں اور مجاہدین کی مرضی کے بغیر روس گئے ہوئے ہیں۔ اس حکومت نے اپنا وفد روس بھیجا ہے، ہم نے کئی بار انہیں اپنے اس عمل سے روکنے کو کہا ہے،

مگر انہوں نے نہیں مانا، اس بنا پر یہ حکومت قطعاً قابل اعتماد اور قابل اعتبار نہیں ہے۔

سوال: مجاہدین اور مہاجرین کے لئے اگر کوئی پیغام ہو۔

حقانی صاحب: مہاجر بھائیوں سے ہماری خواہش یہ ہے کہ وہ تنظیموں اور رہنماؤں کو اپنے معبود جیسا نہ سمجھے اور ان کی حد سے بڑھ کر پرستش نہ کریں ایک طرف حکم خداوندی، رسالت جہاد اور افغان قوم کے خون شہداء ضائع ہو رہا

> روسی امپراطوری جب توڑی گئی اور اب بھی جب کہ روسی بھوک اور فقر کا شکار ہیں، افغانوں اور مجاہدین کے لئے مخلص نہیں ہیں بلکہ منافقت اور ہٹ دھرمی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔
>
> "مولانا جلال الدین حقانی"

ہے، اور دوسری طرف ان کے لیڈر یا تنظیم کے رہنماء کی آرزو ضائع ہو رہی ہے تو وہ اس مقابلہ میں لیڈر کے تقاضا کو ترجیح دیتے ہیں، اس کا دفاع کر رہے ہیں اور پیروی بھی۔ اور لیڈر جتنا بھی سچ اور جھوٹ سے کامیابی کا بیان دے رہا ہے تو وہ اسے بند آنکھوں سے مانتا ہے اور اس کے مقابلے میں خدا ج اور پیغمبر ص کے حکم کو فراموش کرتے ہیں تو مہاجر بھائیوں سے میری خواہش ہے کہ وہ ایسا نہ کریں بلکہ اللہ ج اور اس کے رسول ص کے حکم کو سب چیزوں پر ترجیح دیں۔

مجاہد بھائیوں سے میری گذارش ہے کہ وہ سیاسی حل کے اس جھوٹے پھندے میں نہ آئے اور جھوٹی کوششوں پر دھوکہ کھا کر اپنی جنگ سے پیچھے نہ ہٹے۔ اور اپنے خاتمہ و عاقبت کو خراب نہ کریں۔

حکم خداوندی ہے کہ

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ط

"کافروں کو اس وقت تک مارتے جاؤ جب تک فتنہ ختم نہ ہو۔ اور دین اللہ کے لئے خالص نہ ہو جائے"

لہٰذا مجاہدین کو چاہئے کہ وہ سیاسی حل کے اس جھوٹے پروپیگنڈے میں نہ آئے اور دشمن کے خلاف اپنے مسلح جہاد کو جاری رکھے تاکہ ان کا آخری خاتمہ شہید یا مجاہد کے نام پر مکمل ہو جائے۔

انٹرویو: محمد یعقوب
ترجمہ: سلطان صدیقی

ماسکو مجاہدین وفد کے جانے سے جہاد اور مجاہدین کے وقار کو نقصان پہنچا ہے

الحاج مولینا جلال الدین حقانی سے

خصوصی انٹرویو

سوال: مولوی صاحب گردیز شہر پر مجاہدین کن اطراف سے حملہ آور ہوتے ہیں اور کہاں تک پیش قدمی کی ہے؟

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہدین نے مغربی جانب سے زرمت کے قریب کابل حکومت کے حفاظتی چوکیوں کی پٹی کو توڑا ہے پیش قدمی کی حالت میں ہیں اور فی الحال پولیس وال کے نام سے قائم چوکی تک پہنچے ہیں، جنوب کی جانب سے مجاہدین ستو کنڈاؤ سے آگے نکلے ہیں اور چوکیوں کی پٹی مکمل ختم کر دی ہے اور بنوزی کے علاقے میں اپنی مورچہ بندیاں کر لی ہیں اس طرح مجاہدین اس جانب سے گردیز شہر کے چار کلو میٹر قریب پہنچ گئے ہیں۔

جنوب مغربی جانب سے مجاہدین نے چکن کے مقام پر حفاظتی پٹی کی چوکیاں فتح کی ہیں۔ اس جانب سے ملن کے مقام پر بھی حفاظتی پٹی توڑ دی گئی ہے۔ تاہم یہاں کی فتح شدہ چوکیاں اپنے کنٹرول میں رکھنے میں مجاہدین کو کامیابی نصیب نہیں ہوئی ہے۔ اور یہاں اب حکومتی دستے دوبارہ اپنی سابقہ مقامات پر موجود ہیں۔ "تیری" کے مقام پر بھی مجاہدین نے چوکیوں پر شدید حملے کئے اور دشمن کو زبردست جانی و مالی نقصان پہنچایا اور بعض چوکیاں فتح کیں، لیکن ان چوکیوں کا فوجی یونٹ سے رابطہ ختم نہیں کیا جا سکا اور مجاہدین فتح شدہ چوکیوں پر قبضہ برقرار نہ رکھ سکے۔ کیونکہ اس علاقے میں جنگی اہمیت کے حامل نقاط حکومت کے قبضے میں تھے۔

جنگ کی طوالت مجاہدین کے حملوں اور کابل فوجیوں کی کارروائیوں کے نتیجے میں کابل حکومت بڑی حد تک کمزور ہو گئی ہے۔ ان کی افرادی قوت کم ہوئی ہے اسی طرح موسم سرما کے دوران جلانے کی لکڑی اور تیل کی کمی کے باعث انہیں سخت تکالیف کا سامنا ہے پہلے وہ جلانے کی لکڑی پکتیا کے پہاڑوں سے حاصل کیا کرتے تھے۔ مگر اب یہ ان پر بند کر دیا گیا ہے اس طرح گردیز میں رہائش پذیر بہت سے سرکاری اہل جو جنگ میں استعمال کئے جا سکتے تھے۔ مگر وہ اپنے اہل خانہ کو منتقل کرتے وقت بعض چپکے سے اور بعض کھلے عام خود بھی کابل اور دوسرے علاقوں میں منتقل ہو گئے ہیں اور یہ لوگ اب جنگ کے لئے آمادہ نہیں ہیں، جو لوگ قندہار، ہلمند اور مزار شریف سے گلم جم اور دوستم ملیشیا کے نام سے لائے گئے ہیں، وہ بھی ایک خاص وقت کے لئے لائے گئے ہیں اور ان کے ساتھ انہوں نے رقوم

اور بعض دیگر مراعات کے وعدے کئے ہوئے ہیں تاکہ وہ مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہونے والے علاقوں کو دوبارہ ان سے آزاد کر سکے مگر انہیں بھی اس میں ناکامی ہوئی ہے، چنانچہ ان لوگوں کا جانی نقصان بھی بہت ہوا اور ان پر مقررہ وقت سے زیادہ عرصہ بھی گزر گیا۔ اس لئے وہ حواس باختہ ہو چکے ہیں۔ یہاں مزید ٹھہر نہیں سکتے ان کے جانے سے بھی حکومت کمزور ہو رہی ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ مجاہدین روز بروز پیش قدمی کرتے جا رہے ہیں۔ اس کی بہترین مثال یہ ہے کہ گذشتہ ہفتے سے مجاہدین نے ہر روز دشمن کے دو تین ٹینک تباہ کر دیئے یا قبضہ کر لئے گئے۔ اسی طرح "ستری" کی جانب سے ۹ نومبر کو مجاہدین نے سرکاری دستوں کے اسلحہ و گولہ بارود کا ایک بڑا ڈپو نذر آتش کر دیا۔ اس سے قبل بھی مجاہدین نے چھوٹے چھوٹے ڈپو تباہ کر دیئے ہیں۔ اس ڈپو کے قریب گردیز کے فوجی جنرل آصف دلاور اور چار صدہی رہائش پذیر تھے۔ یہاں حکومت کی فوجی گاڑیوں کا مرکز بھی تھا۔ اور موبائل وائرلیس اسٹیشن بھی جو ایک روز قبل راکٹوں کا نشانہ بنے تھے۔ یہاں دشمن کو جانی نقصان بھی بہت ہوا۔ تاہم جانی نقصانات کی تفصیل ابھی معلوم نہیں۔

سوال: اگر "ستری" کا راستہ مکمل طور پر بند نہ کیا جائے تو کیا مجاہدین کو گردیز کی فتح میں مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑیگا؟

جواب: اب تک جنگ کی طوالت کا ایک بڑا سبب یہی تھا کہ "ستری" کا راستہ بند نہیں تھا اگر مستقبل قریب میں یہ راستہ بند کیا جا سکے تو جنگ میں بھی مختصری ہو جائے گی اور اللہ کے فضل سے گردیز فتح ہو جائے گا۔ اور اگر راستہ بند نہ ہو جائے تو جنگ مزید طویل ہو جائے گی۔ تاہم یہ راستہ کھلا ہونے کے ساتھ ساتھ مجاہدین اس پر قادر ہو سکے ہیں کہ دشمن سے ۶۰ سے ۷۰ تک اہم فوجی چوکیاں اور مراکز فتح کر سکیں۔

سوال: گردیز میں مقیم فوجیوں اور کابل حکومت کے اہل کاروں نے ابھی تک مجاہدین کے عمومی عفوہ کے اعلان سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔ یہ لوگ اگر اس کے بعد میدان جنگ میں گرفتار کئے جائیں تو کیا ان کے ساتھ خوست کے قیدیوں جیسا سلوک ہوگا یا انہیں ان کے اعمال کی سزا دی جائے گی؟

جواب: ویسے تو انہیں سزا ملنی چاہئے لیکن خوست کے افسروں اور فوجیوں کی رہائی پر ہم خوش ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی پرانی سوچ و فکر تبدیل کی ہے اور یہ تبدیلی اس لئے بھی آئی ہے کہ خود روس میں بھی

کیمونزم شکست کھا چکا ہے اور وہاں
تبدیلیاں آئی ہیں، اور یہ جو ہم نے ان
کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے۔ تو اس کی
وجہ سے بھی ان کی فکر بدل گئی ہے، وہ
مجاہدین کے ساتھ تعاون کے لئے تیار
ہیں۔ فوجی تو مجاہدین کے مراکز میں ان
کے پہلو بہ پہلو ان کی خدمت کر رہے ہیں
افسر بھی جو ہم محاذ پر لائے ہیں اور ان کا
تجربہ کیا ہے وہ بھی اس کے لئے تیار ہیں
کہ اگر ہم اجازت دیں تو وہ کام سے انکار
نہیں کریں گے۔ چنانچہ میرے خیال میں
یہ بات اسلام کے مفاد میں ہوگی کہ اگر
گردیز کے افسروں اور فوجیوں کو معافی
دی جائے تو وہ بھی کیمونزم چھوڑ کر
واپس اسلام کی طرف مراجعت کرلیں گے

سوال: لڑائی میں دشمن کا جانی
و مالی نقصان کتنا ہے اور گردیز کے
باشندوں کی حالت کیسی ہے؟

جواب: اکثر باشندوں نے کابل
حکومت کے ساتھ تعاون چھوڑ دیا ہے
اکثر باشندے اطراف اور پاکستان منتقل
ہوئے ہیں، بعض کابل گئے ہیں۔ مالی
و جانی نقصان کی مکمل تفصیل ہمارے
پاس نہیں ہے۔ تاہم موصولہ اطلاعات
کے مطابق افسروں اور فوجیوں کے ہلاک
و زخمی ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ
ہے۔ پکتیا کا گورنر انور جب ہلاک ہوا تو اس
کے ساتھ اعلیٰ سطح کا ایک وفد بھی ہلاک
ہو گیا ہے۔ بعض باتیں مبالغہ آمیز ہوتی ہے
جو نہیں کرنی چاہئے۔ مگر اتنا کہہ سکتا ہوں
کہ مجاہدین نے درست حالت میں ۷ ٹینک،
۱۰ توپیں، ۱۳ پی بی ایم، ۳۰۰ گاڑیاں اور
بھاری مقدار میں دیگر ہلکے بھاری ہتھیار
قبضہ کئے ہیں۔ میرے خیال میں چاروں
جانب سے کی جانے والی کارروائیوں میں
مجاہدین نے دشمن کے ۲۰ ٹینک ناکارہ بنا
دیئے اس طرح بکتر بند تباہ کئے گئے ہونگے
شہر کے اندر موجود وسائل تباہ کئے گئے ہوں گے
اس کی تفصیل ہمارے پاس نہیں:

> "مجاہد بھائیوں سے ہماری خواہش یہ ہے کہ وہ تنظیموں اور رہنماؤں کو اپنے معبود جیسا نہ سمجھے اور ان کی حد سے بڑھ کر پرستش نہ کریں" "حقانی"

سوال: بعض افغان مجاہد تنظیموں
کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد پروفیسر
برہان الدین ربانی کی قیادت میں ماسکو
گیا ہے کہ وہاں افغان مسئلے کے حل کے
سلسلے میں روسی حکام کے ساتھ بات
چیت کرے۔ ان مذاکرات کے بارے
میں آپ کیا تبصرہ کریں گے؟

جواب: ہم نے کئی انٹرویوز اور
کمانڈروں کی شوریٰ کے اعلامیہ میں اس
وفد کی مذمت کی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ روسیوں
اور مجاہدین کے درمیان براہ راست بات
چیت بعض شرائط کے تحت کی جائے۔ بغیر کسی
قید و شرط کے روس جانا، روسیوں کا مہمان
بننا، خود کو ان کے سامنے معذرت خواہ
ظاہر کرنا اور ان سے یہ کہنا کہ نجیب کی
مزید حمایت نہ کرو یہ تمام باتیں جہاد اور
مجاہدین کا خون فروخت کرنے کے مترادف
ہے یہ ایک بدنامی اور تذلیل ہے۔

روسیوں کے ساتھ ہمارے مذاکرات
چند شرائط پر ہوں وہ یہ کہ روس نجیب
انتظامیہ کے غیر قانونی ہونے کا اعلان
کرے اور کہے کہ یہ ایک کٹھ پتلی حکومت
تھی جو بریژنیف اور کے جی بی کی
جانب سے افغانوں پر مسلط کی گئی تھی
اس کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات
منقطع کر دے اور ان کی جگہ افغان
قوم کے اصل نمائندوں افغان مجاہدین
کے ساتھ اپنے روابط بڑھائے اس
طرح مذاکرات سے قبل اس کا ایجنڈا
معلوم ہونا چاہئے اور مذاکرات کے
لئے کسی تیسرے ملک کا انتخاب کیا
جاتا۔ اس کے بعد روسیوں کے ساتھ
مذاکرات کئے جاتے اور پھر ایجنڈے

میں روسی قیدیوں کی رہائی، بارہ سالہ جنگ کا تاوان ادا کرنا، روس اور نجیب کو جنگ کے مجرم قرار دینا شامل ہوتے اور اگر ایسا نہیں تو روس اس سے بڑا غلط فائدہ اٹھا دے گا اور دنیا کے سامنے ایسا ظاہر کرے گا کہ گویا مجاہدین ہمارے پاس معذرت کے لئے آئے تھے۔ اور یہ کہ ہم جنگی مجرم نہیں اس طرح وہ کٹھ پتلی حکومت کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو بھی رسمی حیثیت دلا دے گا۔

دوسری بات یہ کہ اس طرح مجاہدین کے درمیان ایک بے اتفاقی ڈالی گئی روس نے اس وفد سے کئی فائدے حاصل کئے۔ اس لئے یہ وفد مجاہدین کا نمائندہ باصلاحیت وفد نہیں۔ اس سے مجاہدین کے عزت ووقار کو کافی دھچکہ لگا اور مجاہدین کے بڑے دشمن اور جنگ کے مجرم کو برأت کی حیثیت حاصل ہوگئی اور یوں دکھائی دینے لگا کہ مظلوم ظالم کے گھر جرگے کی شکل میں گیا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ ظالم جرگہ لے کر مظلوم کے گھر جاتا۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ ماسکو مجاہدین کا وفد جانا مجاہدین کے مفاد میں نہیں تھا

سوال: جناب حقانی صاحب اب جبکہ سیاسی قوت مجاہدین کے ہاتھوں آنے کا وقت نزدیک ہے تو سیاسی قوت کے حصول سے قبل مجاہدین کا باہمی اتحاد اور واحد قیادت بھی لازمی ہے۔ یہ واحد قیادت کیسے ممکن ہے؟

جواب: موجودہ لیڈروں کے درمیان واحد قیادت کی تشکیل ناممکن کام ہے۔ کیونکہ انہوں نے سیاسی قوت تقسیم کر دی ہے اور پھر ہر ایک اپنے سیاسی قوت میں ایسی کوشش کر رہا ہے کہ صرف اس کی تنظیم اور اس کے مرضی کے لوگ اس کی مرضی کے مطابق افغانستان میں عام طور پر قائدین مانے جائیں۔ یہ لوگ قدرت کے حصول کے لئے مذاکرات اور جنگ کے متضاد طریقوں سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ یہ لوگ ایک راستہ منتخب کریں۔ اگر جنگ کا راستہ منتخب کرتے تو کہتے کہ اس وقت تک جنگ کریں گے جب قدرت حاصل نہیں کر لیتے اور اگر مذاکرات کا راستہ منتخب کرتے تو چاہیئے یہ تھا کہ دوسرے کے ساتھ خود کو شامل کر لیتے اور قدرت اجتماعی طور پر مانگتے اور جتنی قوت اس کے حوالے کی جاتی اس پر اکتفا کرتے لیکن یہ لوگ انفرادی طور پر اور مذاکرات کے راستے اقتدار تک رسائی چاہتے ہیں اس لئے ان کے درمیان واحد قیادت پر اتفاق ناممکن ہے۔

> مجاہد بھائیوں سے میری گذارش ہے کہ وہ سیاسی حل کے اس جھوٹے پھندے میں نہ آئے اور جھوٹی کوششوں پر دھوکہ کھا کر اپنی جنگ سے پیچھے نہ ہٹے، اور اپنے خاتمہ و عاقبت کو خراب نہ کریں "الحاج حقانی"

ہاں البتہ اگر ایسا ہو جائے کہ کمانڈروں کی عمومی شوریٰ جو اس سے قبل بھی اس نتیجے تک پہنچی تھی کہ شوریٰ کا ایک اجلاس ہو۔ اس شوریٰ کی راہنمائی میں ایک اور شوریٰ بلائیں جس میں افغانستان کے تمام لوگوں کی نمائندگی ہو۔ تمام پارٹیوں کے لوگ اور ایسے افراد جنہوں نے جہاد کے خلاف کام نہ کیا ہو اور اس میں کبھی رکاوٹ نہ ڈالی ہو۔ ایسی قوتوں سے ایک شوریٰ بلائی جائے۔ یہ شوریٰ پھر ایک واحد قیادت کے قیام کا ارادہ کرے اور یہ سارا کام کمانڈروں کی عمومی شوریٰ کی نگرانی میں ہو تو پھر ممکن ہے کہ ایک واحد قیادت تشکیل پائے۔

رپورٹ : الحاج تنگیالی
ترجمہ : سید عبداللہ

فتح گردیز کیلئے لڑائی بدستور جاری ہے اور مجاہدین شاندار کامیابی سے ہمکنار ہونے والے ہیں

گردیز میں مجاہدین کی جاری جہادی کارروائیوں کی تازہ ترین رپورٹ

پچھلے شمارے میں ہم نے "گردیز میں تین دن کی جنگ کا آنکھوں دیکھا حال" کے عنوان سے جناب الحاج جلال الدین "حقانی" کی زیر قیادت اور رہنمائی میں مجاہدین کی کامیاب جہادی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ شائع کردی تھی اس کے بعد سے اب تک گردیز کی محصور چھاؤنی کے اطراف و نواح جو صوبہ پکتیا کی مردخیز، شہید پرور اور آزادی کے سچے پروانوں کے علاقے میں سقوط گردیز کے لئے کی جانے والی کارروائیوں کا خلاصہ اس بار نذر قارئین کررہے ہیں جو توقع ہے کہ حسب سابق دلچسپی سے خالی نہ ہوگا

۳؍ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو ہمارے جیالے مجاہدین نے سب ڈویژن "سید کرم" پر اپنی جہادی کارروائیوں کو مزید تیز کردیا۔ وہاں موجود کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کی ۴ فوجی چوکیوں پر قبضہ کرلیا اور اسی طرح 'ازغنی' نامی علاقے سے آگے "اوگرمی" فوجی چوکیاں فتح کرنے میں بھی کامیابی حاصل کی۔

اس کے علاوہ کابل دہری رژیم کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ "تیرہ" میں کابل انتظامیہ کے ۴ ٹینک ناکارہ بنادیئے گئے۔ نیز اسی روز علاقہ "بنوزی" میں دشمن کی آرٹلری مرکز پر قبضہ حاصل کیا گیا اور بھاری مقدار میں مختلف النوع اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر جنگی ساز و سامان غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ لگا، کئی فوجی افسروں سمیت دشمن کے متعدد فوجی مارے گئے، اشیاء غنیمت میں کارآمد توپیں، ٹینک، گاڑیاں اور دیگر اہم اسلحہ بھی شامل ہے، اس شاندار کامیابی پر دشمن کے حوصلے پست ہونے لگے۔

۶؍ اکتوبر ۱۹۹۱ء دوپہر کو صوبہ پکتیا میں مجاہدین کے قائد اور جہادی کارروائیوں کے رہنما جناب الحاج جلال الدین حقانی نے بہ نفس نفیس صفِ اول کے مجاہدین اور جنگ کے فرنٹ لائن مورچوں کا معائنہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، ہر چند کہ ان کے پاس موجود مجاہد بھائیوں نے انہیں اپنے اس عزم سے روک دیا اور فرنٹ لائن مورچوں میں جانے کا مشورہ نہیں دیا کیونکہ دشمن کی طرف سے فضائی بمباری اور سکڈ میزائلوں کے حملے کا شدید خطرہ موجود تھا۔ لیکن امام شامل ثانی کے سینے میں جہاد اور اپنے جیالے مجاہدوں سے والہانہ محبت کی آگ بھڑک رہی تھی۔ وہ اپنے فرنٹ لائن مورچوں کے نڈر مجاہدین سے ملنے کے پیاسے تھے چنانچہ اپنے جذبات پر قابو نہ پاتے ہوئے راستے میں ساری مشکلات و خطرات سے قطع نظر ہو کر جاری جنگ کے دوران فرنٹ لائن مورچوں

کا رخ کیا۔ ان کی منزل دشمن کا آرٹلری مرکز تھا۔ جس پر مجاہدین نے ایک دن قبل قبضہ کیا تھا۔ جنگ کے قائد اور فاتح خوست کے وہاں پہنچنے سے مجاہدین میں مزید ولولہ انگیز جذبات نے جنم لیا اور اس نازک مرحلہ میں اپنے قائد کو اپنے درمیان دیکھ کر دشمن پر اپنی کارروائیوں میں مزید شدت پیدا کی وہاں کمانڈر الحاج خلیل الرحمن کی زیر کمان جہادی آرماکور ا فورس دشمن کو زیر کرنے کی پوزیشن میں تھی اور دشمن پر کاری ضربیں لگا رہی تھیں۔ چنانچہ جہادی آرماکورا فورس نے دشمن کی کمر توڑ کر ان کے متعدد ٹینکوں اور دیگر فوجی گاڑیوں کو ناکارہ بنا دیا۔

اس موقع پر جناب الحاج جلال الدین حقانی "نے ریڈیو" وائس آف مجاہدین " کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ " مجاہدین نے "تیری" نامی علاقے کی طرف دشمن کی ۱۰ فوجی چوکیاں فتح کر لی ہیں۔ جبکہ "زرمت" کی طرف سے (سوہ ڑی) اور مشرق کی طرف سے (اوگری) کی چوٹی تک پیش قدمی کی ہے اب مجاہدین علاقہ (ٹنڈی) میں جو گردیز شہر سے ۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ فتح شدہ آرٹلری مرکز میں رات گزارنے کے بعد اگلی صبح جناب الحاج جلال الدین حقانی نے علاقہ "غالگی" میں مجاہدین کے مختلف مراکز کا معائنہ کیا۔ قرارگاہ میں مجاہدین کے ہاتھوں پکڑے جانے والے کٹھ پتلی انتظامیہ کے افراد بھی موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا:

" ہم ۲۵ ڈرائیوروں کو نجیب انتظامیہ کے اہل کاروں نے قندھار اور نیمروز صوبوں کی شاہراہوں سے زبردستی پکڑا اور کابل لے گئے وہ دوسرے علاقوں کے ایسے زبردستی گرفتار کئے جانے والے دوسرے افراد بھی تھے جن سے ۸۰۰ افراد پر مشتمل ایک یونٹ بنا ہمیں گردیز بھیجا گیا ان میں سے چار سو آدمیوں کو موقع ملا اور وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ جب قرارگاہ پر مجاہدین کی طرف سے حملہ ہوا تو اکثر فوجی افسر اپنے فوجی ٹینک اور گاڑیاں چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ ہم گیارہ آدمی ایک پل کے نیچے چھپ کر بیٹھے تاہم مجاہدین نے ہمیں پکڑ لیا اب ہم ایسا محسوس کر رہے ہیں کہ گویا ہم نے جیل سے نجات پائی ہے۔

۵ راکتوبر ۱۹۹۱

۵، ۶، اور ۷ راکتوبر کے ۳ دن مجاہدین اپنے مورچوں کو مزید منظم اور مستحکم بنانے میں مصروف رہے اس وقت وہ گردیز شہر کے ۳، کلومیٹر اور بعض علاقوں میں ۲ کلومیٹر کے فاصلے پر اپنی پوزیشنیں سنبھال رہے تھے اور دشمن کو لحظہ بہ لحظہ اپنی زد کا نشانہ بنا رہے تھے۔ اس وقت تک مجاہدین نے دشمن کی ۸۰ فوجی چوکیوں کو فتح کرنے میں کامیابی حاصل کر لی تھی۔

۸ راکتوبر کو مجاہدین نے زرمت کے علاقہ میں تعمیر سب ڈویژن کے نام سے فوجی چوکی کو جو تعمیر پر مجاہدین کے قبضے کے بعد اسے ایک قلعہ میں منتقل کیا گیا تھا فتح

کر لیا۔

۹ر اکتوبر کو صبح ۱۰ بجے کے لگ بھگ دشمن کی رہبری شدہ ملیشیا علاقہ غلگی میں گھر گئیں جس سے ۳۰ مجاہدین شہید اور دیگر متعدد زخمی ہو گئے۔

اسی طرح اگلے روز بھی دشمن نے مجاہدین کے مورچوں پر شدید بمباری کا سلسلہ جاری رکھا۔ لیکن اس کے ساتھ "تنوزی" قرارگاہ کی طرف سے جس پر مجاہدین نے بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود سمیت قبضہ کر لیا تھا۔ پیش قدمی کر رہے تھے۔ اس کے باوجود کہ دشمن مجاہدین پر بے تحاشا بمباری کر رہا تھا مجاہدین مزید آگے بڑھنے کے لئے راستوں کا تعین اور مورچہ زنی میں مصروف دکھائی دے رہے تھے تاکہ گردیز شہر پر ایک متفقہ، مربوط چار اطرافی اور بھرپور حملے کا منصوبہ قابل عمل ہو سکے۔

صوبہ پکتیا کے جہادی قوتوں اور جہادی کارروائیوں کے قائد فیلڈ کمانڈر الحاج مولوی جلال الدین "حقانی" کے ہائی کمان کے دفتر میں ایک غیر ملکی اخبار نویس کے ایک سوال کے جواب میں کہا:

" یہ ایک فطری بات ہے کہ ہمیں فتح خوست کے بعد گردیز پر حملہ کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ فتح گردیز سے صوبہ پکتیا کی مکمل آزادی یقینی ہو سکتی ہے، دوسرا یہ کہ کابل انتظامیہ کے لئے اول خوست اور دوم گردیز اہم مدافعاتی مراکز کی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ اس کے علاوہ صرف کابل کی حفاظتی بیلٹ کے بغیر کابل رژیم کے لئے اور کوئی حفاظتی کمربند موجود نہیں، ہم نے خوست پر ایسے حالات میں قبضہ کر لیا کہ نجیب انتظامیہ کی حامی

کی طرف سے متفقہ طور پر حملہ کیا گیا ہے لیکن یہاں آ کر ہمارے علم میں آیا کہ صرف آپ ہی کے مجاہدین لڑ رہے ہیں، ہم نے دوسری جہادی تنظیموں کے مجاہدین کو لڑائی میں حصہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جناب حقانی صاحب نے کہا:

"کہ نہیں ایسا ہرگز نہیں بلکہ دوسری جہادی

تنظیموں کے مجاہدین بھی جنگ میں شامل ہیں۔ مگر اس لئے کہ ہمارے مجاہدین کی تنظیم ڈسپلن اور عسکری تشکیلات منظم طریقے سے کی گئی ہیں اور وہ وضع کردہ اصولوں کے مطابق سرگرم عمل ہیں۔ نیز یہ کہ ہمارے مجاہدین مختلف فوجی شعبوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ہر شعبے کے لئے مجاہدین تعینات ہیں، مثلاً دشمن پر حملے کے لئے پشتیبانی اور دفاع کے لئے اطلاعات اور خبر رسانی کے لئے

دکے، جی، بی) روس میں مکمل تسلط کا حامل تھا۔ مگر اب جب کہ دکے، جی، بی) اور کمیونزم دونوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اب یہ اس کے بس کی بات نہیں رہی کہ وہ پہلے کی طرح نجیب انتظامیہ کی مدد کرے اس لئے اللہ تعالیٰ سے میں فتح گردیز کا امیدوار ہوں۔

اس سوال کے جواب میں کہ: "ہم سوچ رہے تھے کہ گردیز پر سبھی جہادی قوتوں

ارٹلری، لوجیسٹک اور مال غنیمت کی حفاظت کے لئے۔ غرض یہ کہ ہر شعبہ کے لئے ہم منظم طریقے سے فوجی تشکیلات کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارے مجاہدین مفتوحہ علاقوں کی نگہبانی اور حفاظت کرنے میں کامیاب ہیں اور دوسرے مجاہدوں سے زیادہ سرگرم عمل دکھائی دے رہے ہیں۔ ہم اب تک تین باقاعدہ حملے کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر بار کامیابی و سرفرازی ہمیں نصیب ہوئی ہے اس کے علاوہ ہمارے جیالے اور بہادر مجاہدوں نے دشمن کے چار حملوں کو ناکام بنا دیا ہے، چنانچہ اس دوران دشمن کے ۱۳ ٹینک بھی ناکارہ بنا دیئے گئے "۔

الحاج جلال الدین حقانی کے جہادی کمان کے مرکز میں ایک کمانڈر الحاج نیک محمد جس کے مجاہدین فرنٹ لائن میں ہیں نے کہا کہ ۹ر اکتوبر کو دشمن نے مجاہدین پر تین حملے کئے لیکن ہر بار انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا جبکہ دشمن کے تین ٹینک نذر آتش کر دیئے گئے اور فوجی افسروں سمیت متعدد فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔

جنگ کے دوران حضرت عمر فاروق رضؓ نامی جہادی فرنٹ کے نامور کمانڈر الحاج محمد ابراہیم سے ایک مختصر نشست کا موقع ملا۔ حضرت عمر فاروقؓ جہادی فرنٹ نے جناب الحاج محمد ابراہیم کی مدبرانہ قیادت میں ایسی جہادی قوتوں کو تشکیل دیا ہے جسے اپنی جنگی مہارت، حکمت عملی اور موثر پیشہ ورانہ مہارت کی بدولت دشمن کے پلید بدن پر کاری ضربیں لگانے کا ملکہ حاصل ہے۔ اس فرنٹ کے سرفروش اور جیالے مجاہدوں نے سوق الجیشی اور فوجی اہمیت کے حامل فوجی چوکی " سروڑی " فتح کر لی اور گردیز کی طرف ابراہیم خیل تک فاتحانہ انداز میں پیش قدمی کر لی اور نظم و تشکیل کے لحاظ سے یہی جہادی فرنٹ واحد منظم جہادی فرنٹ سمجھا جاتا ہے۔

جناب حاجی ابراہیم نے جہاد کی موجودہ صورتحال کے حوالے سے کہا

" زرمت میں کنی سے لیکر " یتری " تک تمام جہادی تنظیموں کے مجاہدین موجود ہیں اور ہر تنظیم کے لئے الگ الگ ہدف کے مطابق کارروائی کرنے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ لیکن بعض پروگراموں پر عمل درآمد کے لئے مشترک کارروائی ناگزیر ہوتی ہے

جناب الحاج ابراہیم نے کہا کہ:

" ہمارے مجاہدین ہی کی کامیاب کارروائیوں کے نتیجے میں ۸ر اکتوبر کو علاقہ بہرام خیل میں دشمن کی ایک فوجی چوکی فتح کر لی گئی اسی طرح علاقہ سروڑی میں دشمن کی متعدد فوجی چوکیاں اور ایک بٹالین فوج موجود تھی۔ ہمارے جیالے مجاہدوں نے ان پر حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں کابل انتظامیہ کی یہ بٹالین مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال گئی اور خود کو مجاہدین کے حوالہ کر دیا اس کارروائی کے دوران دو راکٹ، ایک C، P، S، ۹۔ انٹی ٹینک اور دیگر جنگی سازوسامان غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ لگا۔ تاہم تین مجاہدین جام شہادت

نوش کر گئے اور دیگر چار مجاہد زخمی ہوئے جناب الحاج ابراہیم نے کہا کہ :

" ہمارے مجاہدوں نے سرورٹی کی اہم فوجی چوکی فتح کر کے وہاں سے اپنی پیش قدمی

کا سلسلہ جاری رکھا اور دشمن کی دیگر ۴ فوجی چوکیاں فتح کر لیں، علاقہ شیمان میں مجاہدین نے متحدہ طور پر دشمن کے خلاف کاروائیاں انجام دی اور دشمن کو پسپائی پر مجبور کر دیا. مگر مجاہدین کی طرف سے اہم پیش قدمی اس لئے عمل میں نہیں آسکی کہ وہاں کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کی طرف سے ہر طرف بے شمار بارودی سرنگیں بچھائی گئی ہیں. تاہم دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچا جبکہ ۲ مجاہدین شہید اور ۲ زخمی ہو گئے نامور کمانڈر الحاج ابراہیم نے دشمن کے خلاف مجاہدین کی کامیاب کارروائیوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جن علاقوں پر مجاہدین قبضہ کر چکے ہیں وہ ابھی مجاہدین ہی کے قبضے میں ہیں اور ان علاقوں پر دشمن کے دوبارہ قبضہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن دشمن کے خلاف جنگ طول پکڑنے کا خدشہ ضرور ہے. کیونکہ ایک تو علاقہ بہت وسیع ہے اور دوسرے یہ کہ ہر جگہ پر بارودی سرنگیں بچھائی گئی ہیں تاہم گردیز فتح کرنے میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پر امید ہیں.

۱۶ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کو جناب الحاج جلال الدین حقانی کے زیر کمان مجاہدوں نے آزاد گروپوں کے مجاہدین کے ساتھ مشترکہ طور پر علاقہ سروڑی کے بالائی حصے میں واقع فوجی چوکیوں کو نشانہ بنایا شام تقریباً ۷ بجے یہاں موجود دشمن کی سبھی فوجی چوکیاں فتح کر لی گئیں، یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مجاہدین میں سروڑ چوٹی کے دامن میں موجود چوکیاں اس سے قبل فتح کر چکے تھے.

اس کامیاب اور شاندار کارروائی کے نتیجے میں بھاری مقدار میں مختلف النوع اسلحہ اور دیگر ساز وسامان غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ لگا.

۱۷ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کو فرنٹ لائن کے جیالے مجاہدوں نے دشمن کے خلاف دلیرانہ اور کمر شکن کارروائیوں کے دوران صوبہ پکتیہ کے گورنر محمد انور' حاصل' کو دیگر متعدد اعلیٰ فوجی افسروں سمیت ہلاک کر دیا. اسی طرح ایک اور کارروائی کے دوران، گلم جم' نامی ملیشیا کمانڈر جنرل جلال الدین بھی مجاہدین کا نشانہ بنے اور ہلاک کر دیئے گئے.

مجاہدین کے ہاتھوں گورنر محمد انور' حاصل' اور ملیشیا کمانڈر جلال الدین کی ہلاکت کے بعد جب دشمن کو شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا تو کابل رژیم نے "گارڈ خاص" اور روس میں تربیت پانے والے دیگر فورسز کو مجاہدین کا مقابلہ کرنے کے لئے اس علاقہ میں بھیجا اور نئے سرے سے مستحکم پوزیشنیں سنبھال لی، مجاہدین نے بھی اپنے جنگی حکمت عملی پر نظر ثانی کی اور

شکست خوردہ دشمن کے عزائم کو بھانپتے ہوئے مقابلہ کرنے کے لئے خود کو چوکس و تیار کر لیا۔ اس سے پہلے کہ دشمن ان پر حملہ کرے۔ جہادی ارما کو را فورسز نے اپنے جیالے اور نامور کمانڈر الحاج خلیل الرحمٰن کی زیر قیادت اور رہنمائی میں دشمن پر ایک مرتبہ پھر حملہ کیا اور دشمن کے متعدد ٹینک اور دیگر نقلیہ وسائط کو ناکارہ بنا دیا۔ دیگر جہادی کمانڈروں نے بھی اپنے اپنے مجاہدین کو دشمن پر شدید اور فیصلہ کن حملوں کی ہدایات جاری کر دیں اور اس طرح دشمن پر زندگی کا دائرہ تنگ کرنے لگے

"باد آسیا" نامی پہاڑی چوٹی جس میں دشمن کے ایندھن اور جنگ کے دیگر ضروری آشیا کا بڑا ذخیرہ موجود تھا۔ اس کے علاوہ کٹھ پتلی انتظامیہ کی فوجیوں کے لئے ایک محفوظ پناہ گاہ بھی سمجھا جاتا تھا مجاہدین نے مسلسل گولے برسائے جس کے نتیجے میں وہاں موجود ڈپوؤں میں آگ لگی، ڈپو میں موجود ڈیڑھ ملین لیٹر تیل اپنے ساتھ موجود

تمام اشیاء کو جلا گئے اور اس طرح کابل فوجیوں کی یہ پناہ گاہ کھنڈرات میں بدل گئی۔

اسی روز ۴ بجے عصر کو مجاہدین نے روسی کیمپ سے مسمّٰی دشمن کے ایک مرکز پر مجاہدین نے اپنے گولوں کا نشانہ بنایا جس سے شدید آگ بھڑک اٹھی۔ اسی اثناء میں دشمن کے افواج مجاہدین کا مقابلہ کرنے سے مایوس ہوئے اور وائرلیس پر اپنے دستوں کو اپنے سابقہ مراکز تک پسپا ہونے کا حکم دیا۔

اسی اثناء میں جبکہ قائد جہاد جناب الحاج جلال الدین حقانی کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے ہم نے جنگ کے دوران انہیں خوشگوار موڈ میں دیکھا اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھا کر ان سے مختصر گفتگو کی اور جنگ کی تازہ صورتِ حال کے حوالے سے ان سے استفسارات کئے جو درج ذیل پیش کیا جا رہا ہے:

محترم حقانی صاحب! زرمت کے اپنے دورے کے حوالے سے اور وہاں جنگ کی صورتحال کے بارے میں "نصرت الجہاد" کے قارئین کرام کو کچھ معلومات فراہم کریں گے؟

جواب: زرمت کے دورے کا اصل مقصد یہ تھا کہ چند دن پہلے مجاہدین نے سروڑی فوجی مرکز کو فتح کر لیا تھا مگر بعد میں چونکہ دفاعی لائن مستحکم نہیں رہ سکا۔ اس لئے وہاں سے عقب نشینی اختیار کر لی، چنانچہ اس بناء پر میں وہاں گیا تاکہ دفاعی لائن کا قریب سے مشاہدہ کر سکوں اس دورے میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہاں مجاہدین کے لئے مقاومت کرنا بہت دشوار تھا۔ کیونکہ مجاہدین کے لئے مورچہ بندی بڑی مشکل ہے، زمین پتھریلی ہے اس لئے میں نے اس مقام میں جنگ کی سابقہ منصوبہ بندی پر غور و فکر کے بعد اس میں تبدیلی کی۔

دوسری بات یہ کہ زرمت کے جہادی کمانڈروں کے لئے میں نے ایک متفقہ لائحہ عمل تیار کرلیا تاکہ بیک وقت وسیع پیمانے پر مشترک کارروائی انجام دی جاسکے تاکہ بنوزی، اپچکان اور شیخان کا دفاعی لائن ایک ہوجائے۔

تیسری بات یہ کہ دشمن پر "تیری کنڈاؤ" کی طرف سے راستہ کاٹنے کے سلسلے میں کوئی موثر اقدام عمل میں آیا تھا۔ میں نے کمانڈروں سے کہا کہ ان کی بھرپور کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ یہ راستہ کاٹا جائے اور یا راستے کے دونوں جانب مجاہدین موجود ہوں تاکہ دشمن پر دباؤ بڑھا دیا جائے میرا مطلب یہ تھا کہ تمام مجاہدین کے دفاعی لائن ایک ہونے تک میں یہاں رہوں تاکہ ایک مربوط نظم ونسق عمل میں آسکے۔

محترم حقانی صاحب!

جہاں تک ہم نے زرمت میں رہ کر حالات کا مشاہدہ کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ دیگر تنظیموں کے مجاہدین متفقہ طور پر دشمن کے خلاف کارروائی انجام دینے میں مخلص نہیں تھے اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب: یہ عمل صرف زرمت کے لئے مخصوص نہیں بلکہ گردیز کے گردونواح میں جتنے جہادی کمانڈر ہیں، کوئی بھی مشترک کارروائیوں کے سلسلے میں مخلص نہیں۔ (ستو کنڈاؤ) کی استقامت کے سوا باقی کسی بھی جانب میں متوقع پیش قدمی نہیں ہوئی ہے۔ صرف ستو کنڈاؤ کی طرف سے خاصی پیش قدمی ہوگئی ہے گردیز کے اطراف میں کسی بھی مجاہد کمانڈر نے دشمن کی دفاعی لائن کو نہیں توڑا ہے۔ صرف ستو کنڈاؤ کی طرف سے مجاہدین دشمن کی دفاعی لائن کو توڑنے میں کامیابی حاصل کرچکے ہیں۔

محترم حقانی صاحب!

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں اور آپ نے بھی اس طرف اشارہ کیا، تنظیموں اور جہادی کمانڈروں کے عدم اخلاص اور اہم رول ادا نہ کرنے کی وجہ سے ان کارروائیوں کو کس حد تک کامیاب قرار دیا جاسکتا ہے؟

جواب: جیسا کہ آپ نے خود دیکھا ہماری جہادی کارروائیاں کامیابی سے جاری ہیں۔ دشمن کے رشید دوستم اور گلم جم نامی ملیشا دستے شکست کھاچکے ہیں اور اب نجیب انتظامیہ گارڈ خاص کے نام سے مشہور اپنے بااعتماد فوج میدان میں اتار چکی ہے لیکن آپ نے دیکھا ہوگا کہ انہیں بھی آج شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

دیگر تنظیموں سے منسلک جہادی کمانڈروں نے "تیری" کا راستہ بند کرنے کی ذمہ داری لی تھی۔ لیکن عملاً انہوں نے یہ کام انجام نہیں دیا۔ اس سے زیادہ عدم اخلاص کا ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے۔

۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کو ہمارے جیالے مجاہدوں نے ایک بار پھر ٹینک، توپوں اور راکٹوں کے ذریعے گردیز شہر پر حملہ کردیا اور مزید پیش قدمی کی لیکن دیگر جہادی کمانڈروں کے عدم تعاون کی وجہ سے ہمارے مجاہدین دوبارہ وہاں سے پسپا ہونے پر مجبور ہوگئے۔ تاہم دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچا۔ دشمن کی ایک بکتر بند گاڑی جس میں فوجی بھی سوار تھے تباہ کردی گئی۔

"شیخان" اور "چکن" کے علاقہ میں مجاہدین نے دلیرانہ کارروائی کرکے دشمن کی ایک فوجی چوکی پر قبضہ کرلیا۔ ۴ فوجی زندہ گرفتار کر لئے گئے جب کہ متعدد دیگر فرار کے وقت ہلاک کردیئے گئے۔ اسی روز عصر کے چار بجے مجاہدین نے بالاحصار کو بھی اپنے گولوں کا نشانہ بنایا۔ اور ایک گھنٹے کی مسلسل لڑائی کے نتیجے میں مجاہدین نے دشمن کی مزید دو فوجی چوکیاں فتح کرلیں۔

جنگ بدستور جاری ہے اور انشاءاللہ عنقریب گردیز فتح کرلیا جائے گا۔

اخبارات سے انتخاب

انتخاب - س - ص

گردیز کا محاذ

افغانستان کے جنوب مشرقی صوبے پکتیا کے دارالحکومت گردیز کے گرد مجاہدین نے اپنا محاصرہ تنگ کر لیا ہے اور کابل حکومت کو آئے روز شدید نقصانات سے دوچار کیا جا رہا ہے۔

گردیز کے محاذ پر مجاہدین کی کارروائیوں سے متعلق آئے روز ذرائع ابلاغ میں خبریں آ رہی ہیں، آئیے صرف روزنامہ "جنگ" اور "نوائے وقت" راولپنڈی سے مختلف خبر رساں اداروں اور ان کے اپنے نمائندوں کی ارسال کردہ بعض خبروں کا مطالعہ کریں، جس سے گردیز محاذ کے مجاہدین کی سرگرمیوں کا بخوبی اندازہ ہو گا۔

• ۳۰ر اکتوبر

افغان صوبے پکتیا کے ہیڈ کوارٹر گردیز سے شہری آبادی کے انخلاء اور بارودی سرنگوں کی صفائی کا کام مکمل ہونے کے بعد مجاہدین نے فیصلہ کن کارروائی کے لئے اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔

مجاہدین کی ملٹری کونسل کے ترجمان نے بتایا ہے کہ وادی لوگر اور غزنی میں مجاہدین کے کمانڈروں سے ملاقاتوں کے بعد گزشتہ روز کمانڈر الحاج مولوی جلال الدین حقانی نے صوبہ پکتیا کے کمانڈروں کی شوریٰ کا اجلاس طلب کیا ہے، جس میں گردیز پر حملے کی حکمت عملی طے کی جائے گی ترجمان نے کہا کہ حالیہ حملوں کے دوران جن میں گردیز اور غزنی میں اسلحہ کے ذخائر تباہ ہو گئے ہیں۔ کابل انتظامیہ کے فوجی دستوں کی تعداد محدود ہو گئی ہے تاہم وہاں پر اسپیشل گارڈ فورس کی تازہ دم رجمنٹیں لائی گئی ہیں۔

۰۔ ۲ر نومبر:

افغان صوبے پکتیا میں گردیز کے محاذ پر دو روز قبل ہونے والی تازہ جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے، مجاہدین کی ملٹری کونسل کے ترجمان کے مطابق گردیز چھاؤنی میں موجود اسپیشل گارڈ فورس کے دستے مجاہدین کے ٹھکانوں پر گولہ باری کر رہے ہیں. تاہم کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

۵ر نومبر

جنوب مشرقی افغانستان کے دو صوبوں پکتیا اور پکتیکا سے تعلق رکھنے والے کمانڈروں نے روس کے ساتھ مذاکرات اور مجاہدین کا وفد ماسکو بھیجنے کے اقدام کو مسترد کر دیا ہے. گردیز کے قریب مولوی جلال الدین حقانی کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں کہا گیا. کہ افغان عوام اسے جہاد کے ساتھ خیانت اور غداری سمجھتے ہیں اور اس اقدام کو مسترد کرتے ہیں۔

۷ر نومبر

افغان صوبے پکتیا میں مجاہدین کے کمانڈر مولوی جلال الدین حقانی نے افغان جہاد میں رکاوٹ پیدا کرنے والے عناصر کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ افراد افغانوں کے دوست نہیں اور پندرہ لاکھ سے زائد افغان شہداء کے خون سے غداری کر کے اپنے اقتدار کا احمقانہ خواب دیکھ رہے ہیں. گردیز کے محاذ پر آپریشنل ہیڈکوارٹر سے کمانڈر الحاج حقانی کے بیان کی تفصیلات دیتے ہوئے مجاہدین کی ملٹری کونسل کے ترجمان نے کہا کہ ان عناصر کی مذموم سرگرمیوں کے نتیجے میں جلال آباد اور گردیز کے محاذوں پر مجاہدین بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا ہیں انہوں نے کہا کہ یہ عناصر امریکہ اور روس کے جھانسے میں آ کر افغانستان میں جہاد کا عمل روکنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن ان کے ناپاک عزائم کبھی پورے نہیں ہونگے انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں افغان عبوری حکومت مؤثر نہیں رہی اور اسے مجاہدین کی نمائندگی کرنے کا حق حاصل نہیں ہے انہوں نے تحریک مزاحمت کے راہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ افغان جہاد کی حرمت کی خاطر متحد رہیں اور ذاتی مفادات کے لئے سرگرم عمل ٹولے کے خلاف افغان قوم کی راہنمائی کریں۔

۸ر نومبر

افغانستان کے دارالحکومت کابل میں سفارتی ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ گذشتہ ماہ کی لڑائی میں مجاہدین گردیز شہر پر قبضہ کرنے کے بالکل قریب تھے. بی بی سی کے مطابق سرکاری فوج کا ساتھ چھوڑ دینے کے واقعات کے بعد مجاہدین اس مقام پر پہنچ گئے. جہاں گردیز ان کی زد پہ تھا. افغان فوج نے دوبارہ برتری حاصل کرنے کے لئے زبردست کارروائی کی کابل سے بی بی سی کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ یہ احوال افغان حکومت کے اس ابتدائی بیان سے بالکل مختلف ہے کہ مجاہدین کو شہر کے گرد فوجی چوکیوں پر قبضہ کرنے میں ناکامی ہوئی تھی۔

۱۲ر نومبر

افغان صوبہ پکتیا میں گردیز کے محاذ پر مجاہدین نے تازہ حملے کے دوران فوجی رسد کا ذخیرہ تباہ کرنے کے علاوہ تین ٹینک ناکارہ بنا دیئے. مجاہدین کی ملٹری کونسل کے ترجمان مولانا محمد یعقوب شریعت یار نے اس حملے کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا کہ حضرت سلمان فارسی فرنٹ کے مجاہدین نے راکٹوں اور مارٹروں سے گردیز چھاؤنی کو نشانہ بنایا جس سے رسد کے بعد رات گئے رسد کے ذخیرے میں آگ کے شعلے بھڑکتے رہے. بتایا گیا ہے کہ گردیز چھاؤنی میں متعین تقریباً دس کابل فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے جن میں تباہ ہونے والے ٹینکوں کا عملہ بھی شامل ہے، کمانڈر نظام الدین حقانی گردیز کے محاذ پر گولہ بارود کی فراہمی میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے دیگر تنظیموں سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔

۱۳ر نومبر

صوبہ پکتیا میں گردیز کے محاذ پر

مجاہدین نے پہلی بار دفاعی لائن سے آگے پیش قدمی کر کے گشتی فوجی دستے کے ایک ٹینک پر قبضہ کر لیا جس کا عملہ گرفتار کر لیا گیا۔

اطلاعات کے مطابق کمانڈر ڈیونٹ کے مجاہدین نے ۱۰ر نومبر کی صبح بنوزئی اور گردیز گیریژن کے درمیان فوجی ٹھکانوں پر یلغار کی جہاں متعدد کابل فوجی ہلاک و زخمی ہو گئے۔ مجاہدین کی طوفانی پیش قدمی کے باعث ایک ٹینک میں متعین کابل فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ جنہیں مجاہدین نے ٹینک سمیت آزاد کردہ علاقے میں منتقل کر دیا۔ ان فوجیوں کو جن کی تعداد پانچ بتائی گئی ہے عام معافی کی پالیسی کے مطابق اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اطلاعات کے مطابق بمباری اور گولہ باری کے باوجود مجاہدین گولہ بارود کی قلت کا سامنا کرتے ہوئے گردیز چھاؤنی پر حملے کر رہے ہیں۔

۱۶ر نومبر

افغان مجاہدین کے ذرائع نے کابل ریڈیو کی رپورٹ کو بے بنیاد قرار دیا ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ گردیز کے محاذ پر مجاہدین کا حملہ پسپا کر دیا گیا صوبہ پکتیا میں مجاہدین کی ملٹری کونسل کے ترجمان نے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ کابل ریڈیو کے تشریئے کے برعکس گردیز پر حالیہ حملے میں مجاہدین نے فوجی رسد کا ذخیرہ نذر آتش کرنے کے علاوہ تین ٹینک تباہ اور ایک پر قبضہ کر لیا تھا ترجمان نے کہا کہ کابل ریڈیو کی رپورٹ میں ۲۲ کمانڈروں سمیت ۷۲ مجاہدین کے شہید ہونے کی خبر بھی حقائق کے منافی ہے۔

۱۷ر نومبر

صوبہ پکتیا میں گردیز کے محاذ پر مشرقی سمت کی طرف چہل دریک کے مقام پر کابل انتظامیہ کا مضبوط فوجی مرکز نذر آتش کر دیا گیا، جہاں گردیز چھاؤنی کی حفاظت کے لئے تین دور مار توپیں نصب تھیں۔ مجاہدین کی ملٹری کونسل کے ترجمان نے اس معرکے کی تفصیلات دیتے ہوئے کہا کہ مجاہدین نے ۱۴ر نومبر کی صبح ماغوری اور چاغوری سے سات کابل فوجی مجاہدین سے آملے جو اپنے ساتھ اسلحہ و گولہ بارود کے علاوہ ایک ٹینک بھی لائے ہیں۔

۱۸ر نومبر

گردیز کے محاذ پر خون ریز لڑائی کے بعد مجاہدین نے کابل فوج کا بڑا حملہ ناکام بنا دیا ہے۔ پکتیا میں مجاہدین کی ملٹری کونسل کے ترجمان نے بتایا ہے کہ گردیز کے محاذ پر لڑی جانے والی لڑائیوں میں ۱۶ر نومبر کو سب سے بڑی جنگ ہوئی جس میں ابتداء کابل فوج نے کی اور گردیز کے چاروں طرف سے بری اور فضائی حملہ کیا۔ حملہ میں کابل فوج کو ٹینکوں، توپخانہ اور فضائیہ کی مدد حاصل تھی۔ لڑائی صبح سات بجے سے شام ۵ بجے تک جاری رہی۔ تاہم مجاہدین کابل فوج کا حملہ پسپا کرنے میں کامیاب رہے، گردیز کے محاذ پر چھوٹی چھوٹی جھڑپیں کئی روز سے بدستور جاری تھیں۔ جس کے جواب میں کابل فوج نے یہ بڑا حملہ کیا۔ مجاہدین کی طرف سے میزائلوں اور راکٹوں سے جوابی حملہ میں کابل فوج کا ایک اسلحہ ڈپو تباہ اور چھ ٹینک ناکارہ بنا دیئے گئے۔ ترجمان کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے، جن کی لاشیں محاذ پر پڑی ہیں۔ زخمیوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی، لڑائی میں مولوی جلال الدین حقانی گروپ کے مجاہدین نے حصہ لیا۔

ایک اور اطلاع کے مطابق دست بدست لڑائی میں سینکڑوں فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۱۹ر نومبر

افغان مجاہدین نے گردیز کے نواح میں مجاہدین کے مراکز پر کابل حکومت کا حملہ ناکام بنا دیا ہے، ملٹری کونسل کے ترجمان کے مطابق کابل حکومت کے دستوں نے ۱۶ر اور ۱۷ر نومبر

کی درمیانی شب مولوی جلال الدین حقانی کے مجاہدین کے مراکز پر حملہ کیا۔ مجاہدین کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگوں کے پھٹنے سے کابل حکومت کے چار ٹینک عملہ سمیت تباہ ہو گئے۔ جبکہ درجنوں فوجی ہلاک و زخمی اور تیرہ گرفتار کر لئے گئے۔ ترجمان نے کمانڈر نظام الدین حقانی کے حوالے سے بتایا ہے کہ گرفتار کئے جانے والے فوجیوں کو پشتو اور فارسی زبان نہیں آتی اور خیال ہے کہ یہ فوجی روسی مقبوضہ علاقے ترکستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجاہدین نے شدید مزاحمت کے بعد سرکاری دستوں کو گردیز چھاؤنی پسپا کر دیا۔

۲۰ نومبر

گردیز کے محاذ پر افغان مجاہدین اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے درمیان ٹینکوں کا معرکہ ہوا ہے۔ جس میں مجاہدین نے کابل فوج کے سات ٹینک تباہ کر دیئے ہیں۔ مجاہدین کمانڈروں کے ایک ترجمان نے گردیز سے وائرلیس پر ملنے والی اطلاعات کے حوالے سے بتایا ہے کہ ۱۷ نومبر کی صبح مجاہدین کی ٹینک پوزیشنوں پر کابل فوج کے بکتر بند دستے نے حملہ کیا۔ مجاہدین کے ٹینکوں کے فائر سے کٹھ پتلی فوج کے دو ٹینک تباہ ہو گئے۔ جبکہ ایک ٹینک مجاہدین کے ٹینک شکن دستے کے راکٹ کا نشانہ بنا۔ جس کے بعد کابل بکتر بند دستے نے پسپائی اختیار کر لی۔ اس سے پیشتر ۱۶ اور ۱۷ نومبر کی درمیانی رات برف باری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے رات ایک بجے کابل فوج نے گردیز کے جنوب مشرق میں باڑو زئی کی مورچہ بندیوں پر بکتر بند سے حملہ کیا۔ مجاہدین کی جانب سے بھرپور مقابلے اور بارودی سرنگوں کی پیش بندی کے باعث کابل دستے پانچ گھنٹے کی لڑائی کے بعد چار ٹینکوں کا نقصان اٹھا کر واپس چلے گئے۔

مجاہدین کے اندازے کے مطابق کابل فوج کے کم از کم ۲۰ افراد ہلاک اور ہوئے ہیں۔ کابل فوج کے گلم جم کمانڈو دستوں کے تیرہ افراد بھی ان معرکوں کے دوران مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہوئے جبکہ ایک مجاہد شہید اور دو شدید زخمی ہوئے۔

۲۴ نومبر

گردیز سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے گردیز کے جنوب میں ۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک حملہ کے دوران تین اہم حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کیا ہے اطلاعات کے مطابق ان تین چوکیوں پر ابتداء میں کابل فوجوں کا قبضہ تھا اور اکثر بھاری ہتھیاروں سے مجاہدین کے ٹھکانوں پر گولہ باری کے لئے ان چوکیوں کو استعمال کیا جاتا تھا، چنانچہ مجاہدین نے ایک اپریشن میں ان چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ حملہ میں مجاہدین کو درجنوں کلاشنکوف اور مارٹر گنیں ہاتھ لگیں۔

۲۵ نومبر

گردیز کے علاقے میں ڈاکٹر نجیب کے خاص فوجی دستوں، گارڈ خاص اور سارندوی دستوں میں باہمی شدید جھڑپ کے نتیجے میں متعدد فوجی ہلاک و زخمی ہو گئے۔ جبکہ دونوں فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں بھی استعمال کیں۔

ملٹری کونسل کے ترجمان محمد یعقوب شریعت یار کے مطابق الحاج جلال الدین حقانی جو گردیز کے اطراف میں مجاہدین کی قیادت کر رہے ہیں نے دونوں فریقین کو وائرلیس پر اطلاع کرا دی کہ دونوں میں سے جو بھی کمزور ہو اور ضرورت محسوس کرے۔ تو ہم دوسرے کے خلاف اسے امداد فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جب نجیب کا خاتمہ عمل میں آجائے تو مجاہدین کی طرف سے جنگ بندی کا میں ذمہ دار ہوں (حقانی)

تحریر : ابوریحان صدیقی

افغانوں کے غیر نمائندہ وفد اور روسی حکام کے درمیان

ماسکو میں مذاکرات اور نام نہاد معاہدہ

افغان مجاہدین کے ایک حصے کا نمائندہ اور مجموعی طور پر غیر نمائندہ وفد نے ماسکو میں روسی حکام سے پانچ روزہ مذاکرات کر کے بظاہر ایک معاہدہ کر لیا، جس کے مطابق روس جنوری تک بتدریج کابل حکومت کو اسلحہ کی سپلائی بند کرے گا اور مجاہدین روسی فوجی قیدیوں کو رہا کریں گے۔

جہاں تک ماسکو جانے والے وفد کی نمائندگی کا تعلق ہے حزب اسلامی خالص گروپ نے اس میں نہ تو اپنا نمائندہ بھیجا نہ ہی اس کی حمایت کی، حزب اسلامی حکمت یار نے بھی اس کی تائید نہیں کی اور نہ ہی اپنا کوئی آدمی اس میں بھیجا۔ اتحاد اسلامی پروفیسر سیاف نے اس کی کھل کر مخالفت کی مولوی جلال الدین حقانی اور ان کے ساتھی کمانڈروں نے اسے غیر نمائندہ قرار دیا۔ پچاس سے زیادہ علماً نے اس کے خلاف فتویٰ دیا۔ افغان وکلاً کی تنظیم نے ان مذاکرات اور دورے کی حمایت نہیں کی۔ مختلف افغان صوبوں کابل، جلال آباد، پکتیا اور پکتیکا وغیرہ کے کمانڈروں نے اس کے خلاف جلسے کئے حرکت انقلاب اسلامی منصور گروپ کے سربراہ مولوی نصر اللہ منصور نے اسے غیر نمائندہ قرار دیتے ہوئے اس کے فیصلوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔

ماسکو جانے والے وفد کی قیادت جمعیت اسلامی کے سربراہ پروفیسر برہان الدین ربانی نے کی۔ جب کہ حرکت انقلاب اسلامی محمدی گروپ کے سربراہ مولوی محمد نبی محمدی داعیہ اتحاد کے سربراہ قاضی محمد امین وقاد جبهہ نجات ملی کے ملٹری انچارج ڈاکٹر حشمت اللہ، محاذ ملی اسلامی کے حامد گیلانی، شوریٰ ائتلاف کے آیت اللہ محسن حرکت انقلاب اسلامی متوذن گروپ کے انجنیئر منصف ان کے ہمراہ تھے جبکہ ایران میں مقیم حزب وحدت کے نمائندے بھی ان سے جا ملے تھے، ان کی کوریج کے لئے میڈیا کے انچارج منہاج الدین بھی وفد کے ہمراہ تھے۔

افغانوں پہ کیا

جنونِ عشق کے سرمست دیوانوں پہ کیا گزری
ہرات و غزنی و کابل کے دیوانوں پہ کیا گزری

اذانوں سے جنہوں نے بھر دیا تھا کوہ و صحرا کو
امام الانبیاءؐ کے رُخ کے پروانوں پہ کیا گزری

جہادِ عشق و مستی میں لئے پھرتے تھے جو جاں کو
کسی کو ہے خبر کچھ ان کے نذرانوں پہ کیا گزری

مئے غیرت ملی تھی ماں کے سینے سے انہیں ہمدم
ہماری غیرتِ دیں کے نگہبانوں پہ کیا گزری

سلاسل کو غلامی کی جنہوں نے کاٹ کر پھینکا
شرابِ حرّیت کے آج سرشاروں پہ کیا گزری

...یا گزری

ہرات و کاشغر کو روند ڈالا کس کے قدموں نے

سمرقند و بخارا کے سمن زاروں پہ کیا گزری

مجاہد تو ہوتے ہیں سرخرو میدان میں جا کر

مگر معصوم و عفت کیش مہ پاروں پہ کیا گزری

شہیدوں کے لہو سے ہو گئے رشکِ ارم صحرا

مگر پُرکیف اور آباد گلزاروں پہ کیا گزری

ہوس کی آگ نے آباد گھر ویران کر ڈالے

شہیدانِ جفا جو کے جگر پاروں پہ کیا گزری

مخالف گھس گئے ہیں بے محابا ان کی بستی میں

ہمارے دل کے پاروں آنکھ کے تاروں پہ کیا گزری

ماسکو سے واپسی پر وفد کے قائد پروفیسر برہان الدین ربانی نے اپنے دورے کو کامیاب قرار دیا ہے اور معاہدے کو مسئلے کے حل کی جانب مثبت قدم قرار دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے اور وقت ثابت کر دے گا۔ کہ اس اقدام کی مخالفت کرنے والے درست تھے۔

اگر اس معاہدے کا جائزہ لیا جائے اور مذاکرات کے ایجنڈے پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ روس کو افغان مسئلے کے حل میں سرے سے کوئی دلچسپی نہیں اس کا اصل ہدف و مقصد افغان مجاہدین کی قید میں موجود روسی جنگی قیدیوں کی رہائی کے سوا کچھ نہیں۔ اور یہی بات مذاکرات کے ایجنڈے پر سر فہرست تھی۔ اس مقصد کے لئے روسی پہلے بھی مجاہدین کے بعض گروپوں کے نمائندوں کے ساتھ سعودی عرب کے شہر طائف اور اسلام آباد میں مذاکرات کر چکا ہے روسی باشندوں کے وفود نے پشاور اور اسلام آباد میں افغان مجاہدین کے راہنماؤں سے ملاقاتیں کی ہیں۔ جن کے نتیجے میں محاذ ملی اسلامی کے سربراہ پیر سید احمد گیلانی نے عبوری حکومت کے صدر دفتر میں ایک روسی قیدی روسی سفیر کے حوالے بھی کیا تھا۔

مجاہدین کی بعض گروپوں کا نمائندہ وفد ماسکو مذاکرات میں اس مقصد کو لے کر گیا تھا کہ وہ روسی حکام سے افغان حکومت کے صدر ڈاکٹر نجیب کو ہٹانے اور کابل حکومت کی امداد فوراً روکنے کی بات کرے گا اور تیرہ سالہ جنگ کے دوران ہونے والے نقصانات کے لئے تاوانِ جنگ طلب کرے گا۔ مگر معاہدے میں صرف یہ بات شامل کی گئی ہے۔ کہ روس جنوری تک بتدریج کابل حکومت کو اسلحہ وغیرہ کی سپلائی بند کر دے گا۔ نہ تو ڈاکٹر نجیب کو ہٹانے کی کوئی بات کی گئی ہے اور نہ ہی تاوان جنگ ادا کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے، جہاں تک کابل حکومت کو اسلحہ کی سپلائی کی بندش کا تعلق ہے وہ ویسے بھی روس امریکہ معاہدے کے تحت یکم جنوری سے بند کیا جائے گا۔

ایسے میں یہ کہنا کہ یہ اس معاہدے اور مذاکرات کے نتیجے میں کیا جا رہا ہے بے وزن ہے، اور حقائق پر مبنی نہیں۔

چنانچہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ مذاکرات ناکام رہے اور اس سے افغان مسئلے کے حل کے سلسلے میں کوئی خاص پیش رفت نہ ہو سکی باخبر ذرائع کے مطابق جب چار روز کے مذاکرات کے نتیجے میں کوئی خاص بات سامنے نہ آ سکی اور فریقین کو یقین ہو گیا کہ یہ مذاکرات ناکام ہو گئے تو اس کو پانچویں روز بھی جاری رکھا گیا اور نام نہاد معاہدہ اس مقصد کے لئے کیا گیا کہ مذاکرات کا دوسرا دور بھی کیا جا سکے اور اس کے لئے بظاہر ایک بنیاد فراہم کیا جا سکے۔

اگرچہ اس طرح مذاکرات کے دوسرے دور کے لئے ایک بنیاد فراہم کر دیا گیا۔ لیکن یہ مذاکرات اس صورت میں کامیابی سے ہمکنار ہوں گے جب اس میں تمام افغان تنظیموں، علما اور کمانڈروں کو اعتماد میں لے کر شریک کیا جائے گا۔ اور تمام افغان راہنما، علما اور کمانڈر تب اس بات پر متفق ہوں گے اور مذاکرات کی حمایت کریں گے۔ جب انہیں یہ یقین دہانی کرائی جائے گی کہ ان مذاکرات کے نتیجے میں ڈاکٹر نجیب کی ناجائز حکومت ختم ہوگی مجاہدین کے ہاتھوں ایک آزاد خود مختار اسلامی حکومت قائم ہوگی۔ روس افغان عوام کو تاوانِ جنگ ادا کرے گا۔ اور تعمیرِ نو کے عمل میں حصہ لیتے ہوئے امداد و تعاون کرے گا۔ اور افغان قیدیوں کو بھی رہائی دلائے گا نہ کہ صرف اپنے قیدیوں کی رہائی کی بات کرے گا اور کوئی دوسری بات نہیں سنے گا اگر ایسا کرے گا تو مذاکرات کی کامیابی کی ضمانت کوئی نہیں دے سکتا۔

روس کا دورہ کرنے والے وفد کے قائد پروفیسر برہان الدین ربانی نے سوویت راہنماؤں کے ساتھ اپنے مذاکرات کو مؤثر اور مفید قرار دیا ہے اور سوویت راہنماؤں کے ساتھ کئے گئے معاہدے کو مثبت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ باقی افغان راہنماؤں کو اعتما

باقی ص ۳۹ پر

تحریر: مطیع اللہ عابد

جناب پیر زدڈی کو ئیار کا پانچ نکاتی فارمولا

اونچی دوکان، پھیکا پکوان

عرصہ تیرہ سال سے دنیا دیکھ رہی ہے کہ افغانستان کے نہتے اور مظلوم عوام پہ کیا بیت رہی ہے۔ جس قوم کو اغیار اور آستینوں کے سانپوں نے مل کر لوٹا، جس کی داستان سن کر سنگدل سے سنگدل انسان کا بھی کلیجہ شق ہو جائے گا۔ جہاں ایک طویل مدت سے ایک غاصب ٹولے نے عوام کی مرضی کو پہلے خود پامال کیا۔ پھر اپنے "بڑے" کو مدد کے لئے بلایا۔ مدت سے اندھیری رات ہے۔ ظلم کی اجارہ داری ہے، مظلوم اس ظلم کے خلاف چیختے رہے۔ بلبلاتے رہے۔ ماں اپنے جوان بیٹے کے قاتلوں کو سزا دلوانا چاہتی ہے۔ بیٹی اپنے باباجان کو زندہ غائب کروانے والوں سے حساب مانگتی ہے، بہن اپنے بھائی کے جوانی کو تباہ کرنے والوں سے سوال کناں ہے افغانستان کی سوہنی دھرتی پر جنہوں نے عرصہ دراز سے شیطانی کھیل کھیلا اور کھیل رہے ہیں، جنہوں نے اس مقدس زمین کے عظیم باسیوں کو یوں دربدر ٹھوکریں کھانے پر مجبور کیا۔ جنہوں نے اپنے سفاکانہ وارداتوں سے افغان عوام کا خون پانی کی طرح بہایا۔ آج اُس سوہنی دھرتی کا ہر ذرہ۔ اُس مقدس زمین کا ہر عظیم باسی اور افغان کے بہتے خون کا ہر قطرہ پوچھتا ہے۔ اُن لوگوں سے جو اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ہی امن کے پیامبر ہیں۔ اُن میزوں کے پیچھے بیٹھے ہوئے اقوام عالم کے نمائندوں سے افغان قوم یہ پوچھنا چاہتی ہے کہ اپنے کانوں سے یہ میگا فون کے آلے ہٹا دو اور ذرا اس طویل المنزلہ عمارت کے ایئر کنڈیشنڈ ہال سے باہر نکل کر اقوام عالم کے اس قوم اس ملت اور اس ملک کے حال پر غور کرو۔ سوچو اور کچھ کرو، جس ملک کا نام افغانستان ہے۔ جس کے رہنے والے افغانی۔ افغان قوم بھی اقوام عالم کا ایک ناگزیر حصہ ہیں، جس کے بغیر اقوام عالم کی فہرست غیر مکمل رہ جاتی ہے۔

افغان قوم اقوام متحدہ کو امریکہ اور دوسرے سُپر طاقتوں کی طرح اپنی جاگیر نہیں سمجھتی اور نہ ہی افغان اپنے فیصلے کسی غیر سے کروانا اپنے شایانِ شان سمجھتے ہیں۔ افغانوں نے باطل سے جنگ کا آغاز کسی فارمولے، کسی کانفرنس یا کسی قرارداد

کے نتیجے میں نہیں کیا۔

افغان کا نام ہی خود مختاری اور خودداری کا دوسرا نام ہے۔ آج اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل جناب پیریز ڈی کویار صاحب فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک پانچ نکاتی فارمولا ہے۔ یہ فارمولا بقول اُن کے افغان مسئلے کے حل میں ممد ثابت ہوگا۔

سیکرٹری جنرل صاحب اپنے پانچ نکاتی فارمولے کا لب لباب کچھ یوں بیان فرماتے ہیں کہ افغانستان میں جنگ بندی کی جائے دونوں فریق ہتھیار رکھ دیں، عبوری دور کے لئے ایک ایسی حکومت عمل میں لائی جائے جس میں دونوں فریقوں کے نمائندے شامل ہوں اور پھر انتخابات کروا کر حکومت منتخب افراد کے حوالے کی جائے۔

ویسے بظاہر تو یہ فارمولا کیمیا اور طبیعات کے دیگر فارمولوں سے بہت مختلف ہے لیکن جہاں تک اس کے پیچھے کارفرما ذہنوں اور سوچوں کی بات ہے یہ وہی عرصہ کئی ہزار سال سے چلے آنے والے یہود اور صیہونیت کے مبلغین اور مشنریز کی ذہنوں اور سوچوں کی ایک کڑی سے زیادہ اور کچھ نہیں، یہودی اگر (العیاذ باللہ) خدا بھی بن جائے تو وہ صرف وہی سوچے گا کہ جو یہودیوں کی بہتری میں ہوگا۔

افغان اتنے بھی ناسمجھ اور نادان نہیں کہ امریکہ جیسے اسرائیل نواز اور اسلام دشمن ملک کے اشاروں پر چلنے والے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل صاحب کوئی ایسا فارمولا بھی پیش کر سکتے ہیں۔ جو ایک ایسے افغانستان کا پیش خیمہ ہو جو کل اسرائیل سے ٹکرا سکے اور امریکہ کے دانت کھٹے کر سکے۔ نہیں ہرگز نہیں! کوئیار صاحب امریکہ کا نہایت تابعدار ملازم ہے۔ اور ساتھ ہی وفادار بھی۔

جس اقوام متحدہ کی امن پسندی، انسانی حقوق کی علمبرداری اور انصاف اور عدل پسندی کا ڈنکا چاروں سوں بج رہا ہے یا بجوایا جا رہا ہے۔ اُس کا پول اُس وقت کھل جاتا ہے جب وہ ایک ایسے مسئلے سے دوچار ہوتا ہے جس کا مناسب حل امریکہ اور اسلام کے دشمنوں کے لئے بدفال ثابت ہو سکتا ہے تو وہاں اقوام متحدہ اپنے تیور بدل لیتا ہے، پھر ساری امن پسندی، حقوق انسانی اور انصاف داری کے معنیٰ اور مفہوم بدل جاتے ہیں، جب کشمیر کی آزادی ہند کی بربادی جب فلسطین کی بحالی اسرائیل کی بدحالی اور افغانستان کی آزادی باطل قوتوں کی رسوائی بنتی نظر آتی ہے، تو پھر اقوام متحدہ کے ڈیڑھ سو سے زائد اراکین اپنی آنکھوں پر پٹیاں، زبانوں پر تالے اور کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے نظر آتے ہیں۔

امن ہر کوئی چاہتا ہے، امن ہر ایک کو پسند ہے، سفید فاختہ سب کو اچھا لگتا ہے، سفید پرچم ہاتھ میں لینے کے لئے افغان بھی تیار ہیں، افغان جہاں کسی مسئلے پر مر مٹنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ وہاں امن اور اُس کے فروغ کے لئے بھی کسی سے پیچھے نہیں رہتا۔ لیکن جب افغان یہ دیکھتا ہے کہ امن کے نام پر بدنامی، آزادی کے نام پر غلامی اور واپسی کے نام پر پسپائی مل رہی ہے۔ تو وہ کبھی ایسے امن، آزادی اور واپسی کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اقوام متحدہ نے آج تک جتنے مسئلے بھی غلطی سے حل کئے ہیں اُن میں بھی امریکی مفادات کو پیش نظر رکھا ہے، امریکہ اُسے جو کہتا ہے کرتا ہے افغانستان جیسے بڑے ملک کے بڑے مسئلے کے لئے کئی سالوں تک قرارداد پیش نہیں ہو پا رہی تھی۔ اور جب کویت میں امریکہ کا مفاد تھا تو چٹ قرارداد پاس ہوئی اور پٹ اُس پر عمل درآمد شروع ہوگیا۔ اس کو کہتے ہیں۔ مالک کے حکم پر نوکر کی مستعدی اور چابکدستی!

اقوام متحدہ نے اقوام عالم کے باہمی اور داخلی تنازعات کو حل کروانے اور وہاں امن کو یقینی بنانے کے لئے جو اتنی اونچی

دوکان سجا رکھی ہے، جہاں امن اور
یکجہتی کے نام پر پکوان پک رہے ہیں لیکن
اس پکوان میں ایک خرابی یہ ہے کہ اس
میں شامل تمام نمک مسالہ امریکہ کے
کہنے پر ڈالا جاتا ہے۔ وہی ذائقہ اس
بوچی دوکان کے پکوان سے ملے گا۔ جو
امریکہ کو مرغوب ہوگا۔ اس پکوان کے
پکانے کی ذمہ داری پیر نیرڈی کوئیار
صاحب کے ذمہ ہے، موصوف بڑی محنت
اور اپنے ساتھیوں کے باہم مشوروں
اور مفید تجاویز کے بعد اس کو انگیٹھی
پر چڑھاتے ہیں۔ جب یہ پکوان اُن کے
خیال میں قابلِ خوراک یا استعمال ہوجاتا
ہے تو پھر خود ہی موصوف کوئیار ہی اس
کو کھلانے کے لئے لوگوں کو جمع کراتے ہیں
عموماً اس کو کھانے کے بعد کھانے والے
کو اُلٹی ڈکاریں یا قے آنے شروع ہوتے
ہیں۔

اب پھر مسئلہ افغانستان کے تشنہ حل
مسئلے کے لئے اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری
جنرل نے جو اصل میں مسٹر بُش کے
پرائیویٹ سیکرٹری (پی۔اے) ہیں
اپنے پانچ نکاتی فارمولے کو امریکی امن
پکوان کے طور پر افغانوں کو کھانے کے
لئے پیش کیا ہے۔

لیکن افغان افغانستان کے لذیذ
اور مسحورکن کھانے کھاکر ایسے پھیکے
پکوان کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے افغان
مجاہدین کے اکثریتی لیڈر صاحبان نے
کوئیار صاحب کے امن منصوبے کو یکسر مسترد
کرکے بڑی دوراندیشی اور موقع شناسی کا
ثبوت دیا ہے۔ تیرہ سال میں پندرہ لاکھ
سے زیادہ قربانیاں افغانوں نے دے
دی اور دے رہے ہیں اور اب امریکہ کا
باورچی پانچ جمبوں پر مشتمل کاغذ لاکر سارا
سہرا اپنے سر لینے کی خواہش رکھتا ہے۔ یہ
امریکہ اور کوئیار کی سنگین غلطی اور بھول
ہے۔

مسٹر نجیب نے تو آنکھیں بند کرکے کوئیار
امن فارمولے کو خوش آمدید کہا اس میں
کوئیار صاحب کا اتنا کمال نہیں، جتنا نجیب
کے بدمزہ منہ کا کمال ہے، کیونکہ موصوف
بچپن سے اب تک شراب، سُور کا گوشت
اور روسی گندم جیسی ناپاک اور غلیظ
چیزیں بڑی رغبت سے کھاتا آرہا ہے
اس لئے کوئیار صاحب کے پھیکے پکوان
کو وہ مرغ پلاؤ سمجھ کر کھانے کو تیار ہیں
اور جو دیگر صاحبان بعض وجوہات کی
بناپر کوئیار پانچ نکاتی فارمولے کو
درست اور مناسب سمجھ رہے ہیں
اُن میں افغانوں کے دوست بھی
شامل ہیں۔ اُن تمام سے افغان قوم
کی استدعا ہے کہ وہ مسئلے سے اپنا
پیچھا اس طرح چھڑانے کی کوشش نہ
کریں۔ اتنے عرصے تک انہوں نے افغانوں
کے ساتھ تعاون اور مدد کی تو اپنے
احسانات کو اس طرح ضائع نہ کریں
افغان انشاء اللہ جلد اپنی قوتِ بازو
کے ذریعے اپنے مسئلے کو حل کرلیں گے
انشاءاللہ۔ یہ سب کوششیں جو کوئیار
صاحب کر رہے ہیں اُن میں ذرہ برابر بھی
افغانوں کے لئے بلکہ یوں کہئیے کہ مسلمانوں
کے لئے کوئی خیر کی بات نہیں، غرض کے اس
دور میں کون پاگل ہے، جو دوسروں کے
لئے مارا مارا پھریں اور ایک ایسے مسئلے
کا حل اور پھر پُرامن حل جو خود سامراج
نے پیدا کیا ہو۔ اُس کو سامراج اپنے مفاد
کے خلاف حل کریں۔ یہ ایک غیر فطری
امر ہوگا۔ اس لئے یہ موقع ہے۔ اور یہی
وقت ہے کہ افغان اور افغانوں کے
صحیح خیرخواہ اپنا مسئلہ خود حل کرکے
ایک دوسرے کے سامنے سرخرو ہو
جائیں اور باطل کا منہ کالا کردیں۔

سید عبداللہ

اور ــــ اب وہ مؤذن ہے

ایک کٹر کمیونسٹ روسی جنرل نے

قزاقستان کے ایک عالمِ دین کے ہاتھوں اسلام کا بیعت کر لیا

دو تین برس قبل وہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن تھا۔ جہاں کہیں بھی اُسے کوئی مسلمان یا مسلمانوں کا ٹھکانہ نظر آتا۔ اس کی سرتوڑ کوشش یہ ہوتی کہ اپنی فوجی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے انہیں نیست و نابود کر کے اپنے غیض و غضب کی پیاس بجھا دے۔ جب بھی انہیں آزادی کے جیالوں اور اللہ کے سپاہیوں کے کارناموں کی اطلاع ملتی تو وہ بے اختیار طیش میں آ کر اور بڑبڑاتے ہوئے اپنے ہی سپاہیوں پر ٹوٹ پڑتا اور انہیں اس لئے زدوکوب کیا کرتا کہ ان کے مقابلے میں نہتے اور ماڈرن جنگی صلاحیتوں سے عاری افغان گوریلے کیونکر کامیاب کارروائیوں کا افتخار حاصل کر رہے ہیں۔ اس کا عقیدہ تھا کہ سُرخ افواج جہاں بھی قدم جمائے تو وہاں جاندار تو کیا بے روح اشیاء بھی ان کی اجازت کے بغیر ہل جل نہیں کر سکتے۔ لیکن انہیں کیا معلوم کہ جس عقیدے کے تحت اور جس جذبے کے ساتھ افغان جیالے لڑتے رہے ہیں۔ آخر کار وہی راسخ عقیدہ اس پر غالب آ کر اور مجاہدین کے معصوم جذبات سے متاثر ہو کر وہ ان کا ہمنوا بنے گا۔

پچھلے دنوں سعودی عرب کے دارالحکومت "جدہ" سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "المسلمون" نے یہ خبر شائع کی کہ سابق روسی جنرل "اندرو وتیچ اناطولی" مشرف بہ اسلام ہوا۔

سابق روسی جنرل - اندرو وتیچ اناطولی" وہ شخص ہے جس نے افغانستان پر روسی افواج کی براہ راست مداخلت کے بعد افغان مسلمان عوام کو اپنے ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ انہیں افغانستان کے کئی محاذوں پر جذبۂ دین و وطن سے سرشار افغان مجاہدین کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے، سابق روسی جنرل "اناطولی" جلال آباد کے محاذ پر مجاہدین کے خلاف روسی درندہ صفت افواج کے کمانڈر کی حیثیت سے بھی ذمہ داریاں انجام دے چکا ہے۔ وہ جب تک افغانستان میں افغان جیالوں کے خلاف روسی افواج کی رہنمائی کرتا رہا اور خود بھی لڑائی میں شریک ہوتا رہا۔ مجاہدین اور اسلام کی شدت سے مخالفت کرتا رہا اور کٹر کمیونسٹ تھا۔ لیکن افغانستان سے روسی افواج کی واپسی کے بعد مسئلہ الٹا ہو گیا اناطولی ایک اور لباس میں نمودار ہوا اس کی کمیت اور کیفیت دونوں میں نمایاں تبدیلی رونما ہوئی اور اس کی زندگی میں

انقلاب آیا۔ انہوں نے اپنی سابقہ ملازمت عقیدہ اور حتیٰ کہ نام تک تبدیل کر کے نئی ملازمت، عقیدہ اور نام اختیار کر لیا ہے۔

سابق فوجی "اناطولی اندرو ویچ" اب "علی" کے نام سے مسمّٰی ہے، کمیونسٹ نظریہ کو ترک کر کے دین مقدس اسلام کو قبول کر لیا ہے، اور روسی فوج میں جنرل کا عہدہ چھوڑ کر مسلمانوں کو اللہ اور نماز کی طرف بلانے کی ذمہ داریاں نبھا رہا ہے، یعنی انہوں نے مسجد کے "مؤذن" کا عہدہ سنبھالا ہے۔

جدّہ سے شائع ہونے والے ہفتہ نامہ "المسلمون" کو انٹرویو دیتے ہوئے سابق روسی جنرل "اناطولی" جس کا اب اسلامی نام "علی" ہے نے کہا ہے کہ:

" افغانستان میں جب میں نہتے افغان مسلمان عوام اور مجاہدین کے خلاف ظالمانہ کارروائیوں میں مصروف تھا تو اس وقت ہی افغان جیالوں کی طرف سے مجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ مگر اس وقت میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ کمیونسٹ لادینی نظریات سے میری گہری وابستگی تھی اور افغانستان میں روسی افواج کی بالادستی، کمیونسٹ نظام مسلط کرانے اور افغان مجاہدین کو کچلنا میرا واحد مقصد تھا۔ مجھے مجاہدین کو کچلنے اور افغان عوام پر روسی کمیونسٹ نظام مسلط کرانے سے گہری دلچسپی تھی۔ اسی بناء پر افغانستان میں رہ کر مجھے افغان مجاہدین کی طرف سے دعوت اسلام کی پیشکش پر میرے سوچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ یہ سوچ مجھے اس وقت لاحق ہوا جب افغانستان سے روسی افواج واپس آمو دریا پار کرنے پر مجبور ہوئیں۔ چنانچہ یہاں آکر غیور اور جیالے افغان مجاہدوں کے یادگار کارنامے ایک ایک کر کے میری نظروں کے سامنے سے گزرنے لگے۔ ان کی بہادری، ان کی شہامت اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر ان کا راسخ عقیدہ میرے لئے روشن مستقبل کا روشن مینار بن کر میری کیفیت تبدیل کرنے کا سبب بنا، حقیقتاً مجاہدینِ حق کے متوالے اور آزادی کے پروانے ہیں، اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ان کے شاملِ حال ہے اور رہے گا۔

روسی جنرل افغانستان سے جا کر روس ہی میں مجاہدین کی غیبی مدد اور دنیا کی ایک سپر مادی طاقت کے خلاف بڑی بہادری اور اطمینان سے نبرد آزما ہوتے دیکھ کر اسلام کی حقانیت پر سوچنے لگا اور آخر کار اس نے اس حقیقت کا اعتراف بھی کر لیا، چنانچہ طویل سوچ بچار کے بعد روسی فوج میں سابق جنرل "اناطولی اندرو ویچ" نے روس میں اسلامی ریاست جمہوریہ قزاقستان کے ایک عالم دین حضرت مولانا محمد حسین کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کیا۔ اور دین حق قبول کر کے مشرف بہ اسلام ہوا۔ ان کا اسلامی نام "علی" رکھا گیا ہے۔ اب وہ وہ روسی جنرل نہیں، جس کی مسلمان اور افغان مجاہدین سے مخاصمت اور عداوت تھی اب وہ، وہ اناطولی نہیں جس کی اسلام سے نفرت تھی۔ اب وہ۔ وہ روسی جنرل اناطولی نہیں جس کو مجاہدین کی طرف سے انہیں اسلام قبول کرنے کا پیغام بھیجا گیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ اب وہ خود مسلمان ہے بلکہ دوسروں کو بھی وہ اسلام کی دعوت دینے لگے ہیں اور مسجد میں پانچ وقت نماز کے لئے آذان دے کر دیگر مسلمانوں کو باجماعت نماز پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں "علی" اب مسلمان، مسلمانوں کا ہمدرد، دلسوز اور افغان مجاہدین کا بہی خواہ ہے، علی شب و روز میں پانچ وقت حضور باری تعالیٰ میں سجدہ ریز ہو کر تمام عالم

اسلام کی سربلندی اور مسلمانان عالم کے اتفاق و اتحاد کے لئے دعا کرتے رہے ہیں۔

ویسے تو بے شمار لوگ افغان مجاہدین یا دیگر مسلمانوں کی دعوت پر غور و فکر کر کے اسلام کی حقانیت پر قائل ہو کر مسلمان ہو چکے ہوں گے. لیکن ایک کٹر کمیونسٹ، دہری نظریات کا حامل اور روسی سرخ افواج کا افسر اور وہ بھی جنرل کے عہدے پر فائز ایک ملحد اور دہری شخص کا اسلام قبول کرنا موجودہ صدی میں ایک تاریخی اور انوکھا واقعہ ہے اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ اللہ کے سچے بندے غالب اور کامیاب ہیں. الا انّ حزب اللہ هم الغلبون ط

اللہ کے سچے بندے، اللہ کے سپاہی اور دین اسلام کے سچے شیدائی آخر کار غالب ہونے اور کامیابی سے ہمکنار ہونے والے ہیں۔

افغانستان کے مسلمان اور غیور عوام کی تیرہ سالہ جہادی کارروائیوں نے اقوام عالم پر اللہ ج کی مدد و نصرت کی بے شمار رازیں اور دین اسلام کی حقانیت کو واضح کر دیا ہے جیسا کہ "علی" پر اسلام کی حقیقت کا راز کھل گیا اور وہ مسلمان ہو گیا اسی طرح وہ دن دور نہیں کہ اللہ تعالٰی کے نیک اور مجاہد بندوں کی جہادی کارروائیوں اور ناقابل فراموش کارناموں سے اسلام سے دور اور نفرت کرنے والی اقوام بھی متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوں گی

بقیہ:۔ ماسکو مذاکرات

میں لیں گے اور وہ انہیں اس پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

جبکہ انجنیئر گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ روس جانے والا وفد خالی ہاتھ لوٹا ہے، عبوری حکومت کے وزیر اعظم پروفیسر عبد الرب الرسول سیاف نے اس معاہدے کو کلی طور پر مسترد کر دیا ہے. کمانڈروں کے شوریٰ کے راہنما فاتح خوست ممتاز کمانڈر الحاج مولوی جلال الدین حقانی نے ایک انٹرویو میں مجاہدین کے وفد کے دورہ ماسکو اور روسیوں کے ساتھ مذاکرات کو جہاد اور مجاہدین کے وقار کے منافی اور تذلیل قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ شہداء کا خون فروخت کرنے کے مترادف ہے انہوں نے کہا کہ یہ مذاکرات چند شرائط کے تحت اور کسی دوسرے ملک میں ہوتے تو بہتر ہوتا۔

> مجاہدین سے میرا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق مضبوطی سے قائم رکھے، کیونکہ اتحاد کامیابی کا راستہ ہے۔
>
> "الحاج جلال الدین حقانی"

تحریر : مطیع اللہ عابد

......اور نجیب نے قبلہ بدل دیا!

ریڈیو کابل پر اپنی نشری تقریر کے دوران کابل انتظامیہ کے میراثی سربراہ مسٹر نجیب نے یہ فرمایا کہ "ہم امریکہ سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کر کے مسئلہ افغانستان کا پُرامن حل نکالنے میں مدد دے"

مسٹر نجیب کی نشری تقاریر خبروں کی طرح ہر گھنٹے کے بعد ریڈیو کابل سے متواتر نشر ہوتے رہتے ہیں۔ اب کی دفعہ بھی نجیب نے یہی سوچ کر تقریر کی ہوگی کہ ویسے بھی کوئی نہیں سُن رہا ہوگا۔ اسی بہانے دل کی بات کہہ کر دل کی مراد پوری کر لی جائے۔ اور ساتھ ہی ایسی بات کہنے پر جو ندامت ہوتی ہے اُس سے بھی بچا جائے۔ لیکن! جب گیدڑ کی شامت آتی ہے تو وہ شہر کا رُخ کرتا ہے اور جب نجیب پر بُرا وقت آتا ہے تو ریڈیو کابل کا رُخ کرتا ہے بلکہ ریڈیو کابل تو خود اُس کے گھر کی لونڈی بنا ہوا ہے۔ جب بھی خطرے کی بو سونگھ لی، مائیکروفون تھام لیا اور لگے امریکہ اور پاکستان کو کوسنے اور افغان مجاہدین کو صلواتیں سنانے۔ لوگوں نے روز روز کی جھک جھک اور بھک بھک سے تنگ آ کر اپنے ریڈیو سیٹ ہی الماریوں میں بند کر دیئے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ ریڈیو کابل نہ ہوا، نجیب کا منہ ہوا۔ جب بھی چالو کرو۔ بس یہی کہ فلاں غدار فلاں خائن، وہ دشمن، یہ دوست۔

اُدھر ماسکو میں کیا گورباچوف کی واپسی بعد از رخصتی ہوئی ہے نجیب پر تو جیسے دیوانگی کا حملہ ہوا ہے، کہتا کچھ ہے کرتا کچھ، جب اُسے بخوبی اندازہ ہو چلا کہ اب کہ جو کمیونزم کا دھڑن تختہ ہوا ہے۔ پھر اگر دوسری دنیا بھی وجود میں آئے۔ لیکن کمیونزم نے نہیں آنا۔ کمیونزم اس دارِ فانی سے اس طرح فنا ہو چکا ہے کہ اب کمیونسٹ بھی رونا دھونا ضیاعِ اوقات سمجھتے ہیں۔ اور کامریڈ نجیب کو بھی کامل یقین ہو چلا ہے کہ اب روس وہ روس نہیں رہا۔ جس کی بیساکھیوں پر وہ کھڑا ہے، اب تو خود روس سعودی عرب جیسے نجیب دشمن ملک سے امداد کا خواستگار ہے۔

آج سے چودہ پندرہ سو برس پہلے ہی عالمِ عظیم پیغمبر خدا حضرت محمدؐ نے یہ بات دو ٹوک فرمائی تھی کہ کفر ایک ملت ہے اور اسلام الگ ایک ملت۔ اس ارشادِ نبویؐ کو جس نے بھی سمجھا اور مانا وہی کفر کے فتنوں اور سازشوں سے محفوظ رہا اور جس نے بھی دو کفار اقوام میں تمیز کیا، ایک کو اپنا دشمن اور دوسرے کو دوست جانا، وہی گھاٹے میں رہا اور ہے۔ کفار کو دوست سمجھنے والے اگر اُس جہاں میں خدا کے سامنے ذلیل و خوار

ہوں گے. تو یہاں بھی اُن کا انجام کوئی اتنا اچھا نہیں ہوتا. زیادہ دور کیوں جائیے اپنے پیارے افغانستان کے ناعاقبت اندیش صدر نجیب کی مثال کیوں نہ لیں؟

ڈاکٹر نجیب اللہ کا نام رکھنے والے نجیب نے عرصہ دراز سے روسی حکمرانوں کی جولی اس اُمید اور آسرے پر تھامے رکھی کہ یہی سہارا اُسے تمام زندگی ساتھ دے گی شروع شروع میں تو نجیب پر وارثین کریملن مکمل طور پر مہربان تھے. افغانستان میں ثور کے بدنما انقلاب کی آمد کے بعد سے نجیب کے لئے ہر آنے والا دن نئے نئے عہدوں اور بڑے بڑے مرتبوں کی نوید لاتا رہا نجیب کے حواس پر یہی بات سوار ہو گئی کہ دنیا میں جو کچھ ہے روس کے دم قدم سے ہے اُس کے دل میں جو رہی سہی اسلامیت اور افغانیت تھی وہ بھی رفتہ رفتہ روس کی عنایتوں کی دھوپ میں برف کی طرح پگھل گئی. اور جب نجیب بطور چیف کوارڈینیٹر آف خاد تھے تو اُس کے اندر شیطان اس قدر حلول کر گیا تھا کہ وہ اسلام اور افغانیت کے لبادے کو کب سے اُتار پھینک چکا تھا. رہی سہی انسانیت بھی اُس نے بالائے طاق رکھ دی وہ مظالم جو افغانستان کے مختلف جیلوں میں اسلام پسند افغان عوام پر ہوتے رہے. وہ سب اسی نجیب کے ایما پر ہوتے رہے. نجیب جو روس کے سائے کو اپنے اوپر سایۂ خداوندی سے نعوذ باللہ کم نہیں سمجھتا تھا، فرعونیت اور یزیدیت کے تمام سابقہ حدود کو پھلانگ گیا اور مظالم اور سختیوں کی افغانوں پر انتہا کر دی.

جیل خانوں میں افغان عوام کو جس جرم بے گناہی کی سزائیں دی جا رہی تھیں اُن کے لئے نجیب اور اُس کے سابقین جو جواز پیش کرتے وہ یہ ہوتا کہ یہ لوگ افغانوں کے بھیس میں امریکہ، سعودی عرب اور پاکستان کے تخریب کار ایجنٹ ہیں جو کہ افغانستان میں دہشت گردی کے لئے بھیجے گئے ہیں، ان دہشت گردوں میں بقول اُن کے ہر عمر کے لوگ ہو سکتے ہیں آٹھ سال سے کم اور اسی سال سے زائد عمر کے "مجرم" افغانستان کے مختلف جیلوں میں اس ناقابل معافی جرم میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے اور کر رہے ہیں کہ یہ سب امریکہ کے حواری ہیں. یہ افغانستان کے دشمن ہیں، مسجدوں سے امام صاحبان، سکولوں کالجوں کے معلمین محترم گھروں سے سفید ریش بزرگ، مدرسوں سے جواں سال طالب علم، دفتروں سے معزز حضرات. سب بغیر کسی امتیاز کے جیلوں میں ٹھونسے جانے لگے اور اُن پر سختیوں اور جبر کے پہاڑ ڈھائے گئے اور عذر یہ پیش کیا گیا کہ یہ امریکہ کے لئے کام کر رہے ہیں ان میں ایسے معصوم اور سادہ لوح دیہاتی بھی تھے جن کو اپنے افغانستان کے صوبوں کا بھی علم نہ ہوتا کجا امریکہ کی ایجنٹی اور خیر خواہی!

ریڈیو کابل پر افغان مجاہدین کو پاکستانی اور امریکی سپاہی کہہ کر اُن کو وطن کے دشمن اور غدار کہا جانے لگا. پھر اپنے طور پر چند آدمیوں کو امریکیوں اور پاکستانیوں کے بھیس میں کابل ٹیلی ویژن پر دکھایا جاتا کہ یہ ہے وہ مجاہدین جو جہاد کر رہے ہیں، دنیا دیکھ رہی تھی. لاکھوں افغان اپنے ہی وطن میں اپنے ہی بھائیوں اور اُن کے ساتھ آنے والے روسی افواج کے ہاتھوں گھٹ مر رہے تھے. اور نجیب کے ساتھی امریکہ اور پاکستان کی دہشت گردی اور تخریب کاری کا ڈھونگ رچا کر اور واویلا مچا کر سورج کو انگلی سے چھپانے کی کوشش کر رہے تھے لوگوں کے سامنے روس کو ایک دوست نواز امن پسند اور انسان دوست ملک کے طور پر پیش کیا جاتا. اور امریکہ کو ایک شیطانِ عظیم.

..... اور پھر جب روس میں ہوا کا رخ

اِدھر سے اُدھر ہوا۔ اور خود روس نے امریکہ کو سُپر پاور تسلیم کیا۔ اور روس امریکہ تعلقات خوشگوار ہونے لگے، بش اور گوربی آپس میں شیر و شکر ہو گئے اور حالیہ ناکام بغاوت کے بعد تو امریکہ ایک طرح روس کا محسنِ اعظم ہو گیا، بورس یلسن کو امریکہ میں بطور ہیرو پیش کیا گیا گورباچوف یلسن کی توسط سے بش کے مریدوں میں شامل ہو گیا۔ اور یوں وہ بات جو آج سے چودہ سو برس کہی گئی تھی کہ کفر سب ایک ملت ہیں، روس امریکہ کے دوستانہ تعلقات سے حقیقت بن کر سب پر عیاں ہو گئی۔ ان سب میں نجیب بھی شامل ہے جب نجیب نے دیکھا کہ روس امریکہ کے دام میں پھنس کر اُسی کا زرخرید غلام ہو گیا ہے۔ تو اُس نے بھی ریڈیو کابل پر امریکہ کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے بعد بڑی سعادت مندی سے امریکہ بہادر سے گذارش کی کہ امریکہ اپنے اختیارات کو استعمال کر کے اس مسئلے کو حل کرے ایسے میں نجیب بھول گیا کہ بقول اُن کے یہی امریکہ اس مسئلے کا خالق ہے۔ یہی امریکہ ہے جن کے "ایجنٹوں" کو اُس نے طویل عرصے تک سزائیں دیں۔ کیا یہ وہ امریکہ نہیں جو افغانستان کے "غداروں" کی پشت پناہی کرتا رہا ہے۔ آج کیا امریکہ میں موجود وہ تمام خامیاں اور برائیاں یکسر ختم ہو گئی ہیں جن کو گنتے گنتے وہ خود تھکتے نہیں تھے۔ لیکن نجیب ان تمام سوالوں کا جواب کہاں سے دے گا؟ اُس نے تو خربوزے کو دیکھ کر خربوزے کی طرح رنگ بدلا ہے وہ اب نہ اِدھر کا رہا ہے۔ نہ اُدھر کا روس اُس کے ہاتھ سے نکلا۔ اور امریکہ اُسے ہاتھ دینے پہ آمادہ نہیں روسی وزیر خارجہ نے نجیب کے بغیر افغان انتظامیہ کی منظوری دے کر نجیب کی ساری وفاداری اور تابعداری پر پانی پھیر دیا۔ جس روس کے لئے نجیب نے اپنے دین و مذہب، قومیت اور غیرت و انسانیت کو داؤ پر لگایا۔ آج وہی روس اُسے مالِ فروخت کے طور پہ امریکہ سے کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر استعمال کر رہا ہے۔ ہم نجیب کو کل بھی یہ باور کرا رہے تھے اور آج بھی بتا رہے ہیں کہ نہ روس افغانوں کا دوست ہے۔ نہ امریکہ ہو سکتا ہے۔ جب تک افغان خود اپنا دوست نہیں ہوتا۔ تب تک افغان یوں ہی در در کی ٹھوکریں کھاتے پھریں گے اگر نجیب اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ امریکہ اُسے سہارا دے گا۔ تو اُسے عراق کے صدام حسین کے انجام سے عبرت لینی چاہیئے۔ ایران عراق جنگ میں امریکہ عراق کی پشت پناہی اور داد رسی کر رہا تھا اور پھر خلیج جنگ میں اسی عراق کو اُس نے مٹی کے ڈھیر میں بدل دیا۔ امریکہ صرف اپنے مفاد کے لئے دوستی کرتا ہے اور اپنی غرض کے لئے دُشمنی۔ سو فیصدی کاروباری ذہنیت کا مالک امریکہ ہر مسئلے کو کاروباری نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے۔

اب بھی جو لوگ امریکہ سے اچھے امید وابستہ کرتے ہیں۔ وہ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں، اس سے بڑی حماقت کیا ہو گی کہ ایک دُشمن تمہارے بھائی سے بُرائی کرتا ہے اور پھر اُسی کو ہم اپنا دوست تصور کریں۔ اور جو ان تمام تر حقائق اور نشانیوں کے باوجود بھی کسی اسلام دُشمن ملک خواہ امریکہ ہو روس ہو، چین یا برطانیہ کا دامن پکڑتا ہے۔ وہ نہ اسلام کا دوست ہے نہ اپنے آپ کا۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ کافر بہر حال کافر ہے، صنم کو خدا سمجھنے والے اور بت کدے کو کعبہ ماننے والے ایک دن اس طرح ہوں گے کہ۔ ؎

نہ اِدھر کے رہے، نہ اُدھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا، نہ وصالِ صنم

اسلام

منشیات کے متعلق کیا حکم دیتا ہے

تحریر: محمد عرفان خان

اللہ رب العزت نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے، انسان کو دوسری تمام مخلوق پر جو فضیلت و برتری دی گئی ہے تو اس کی بنیادی وجہ یہ تھی۔ کہ اس کو عقل و بصیرت اور شعور جیسی نعمت سے نوازا۔ تاکہ وہ ہر چیز کو جان اور سمجھ سکے اور اپنے نفع و نقصان کی پہچان کر سکے قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

کہ ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی اور انسان کو بہترین انداز میں پیدا کیا مگر منشیات کی بدولت انسان اس عظیم مقام و مرتبہ کے لائق نہیں رہتا۔ کیونکہ اس کی حرکات و سکنات میں انسان جیسا عقل و شعور نہیں رہتا۔

دنیا میں اتنا بڑا فاتر العقل بیوقوف کوئی نہیں مل سکتا۔ جو اپنی جیب سے پیسے دے کر ذلت و رسوائی اور ندامت مول لے اور اپنی جسمانی و روحانی صحت اور آخرت کو برباد کرے۔ سوائے نشہ باز کے ۔۔ نشہ آور چیز خنزیر کی طرح حرام اور نجس ہے۔ مگر آج کتنی ہی تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں اور ایمان دار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود نشہ آور اشیاء کو انہوں نے اپنی غذا بنایا ہوا ہے۔

یاد رہے کہ اضطراری حالت میں جان بچانے کے لئے خنزیر کا گوشت کھانے کی شریعت نے اجازت دی ہے لیکن نشہ آور چیز کے استعمال کی کسی صورت میں اجازت نہیں ہے۔

ایک صحابیؓ نے حضورؐ سے استفسار کیا کہ دوائی کے طور پر نشیلی چیز استعمال کر لیا کریں۔ تو حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ کہ یہ دوا نہیں بلکہ خود ایک بیماری ہے۔

حضورؐ نے فرمایا کہ نشہ باز کا رشتہ مت کراؤ۔ اور اگر بیمار پڑ جائے تو اس کی تیمارداری مت کرو۔

(روض الفائق صـ۱۲۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص زنا کرے۔ یا نشیلی چیز استعمال کرے، تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان اس طرح چھین لیتا ہے۔ جس طرح انسان اپنی قمیض کو اپنے سر سے نکال دیتا ہے۔

الحاکم فی المستدرک صـ۲۲ ج)

اسلام انسان کو احساس دلاتا ہے کہ وہ فعال زندگی بسر کرے۔ اور منشیات میں پڑ کر اپنے آپ کو گلیوں اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کا مکین نہ بنائے اور یہ احساس بھی دلاتا ہے۔ کہ اس کی تخلیق کا ایک مقصد ہے۔ اس مقصد کا ذکر کرتے ہوئے قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔ کہ "ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ مگر جب انسان منشیات کی روش کو اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اس عظیم مقصدِ تخلیق کی بجاآوری سے محروم ہو جاتا ہے۔ بلکہ منشیات میں پڑ کر اس کی دنیاوی زندگی میں بدحالی کا شکار ہو جاتی ہے۔ اگر وہ اس مقصدِ تخلیق کی تکمیل نہیں کرتا۔ تو دین و دنیا دونوں کو ضائع کرنے والا انسان ہے۔ اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے۔ تو اس سے بدنصیب انسان اور کون ہو سکتا ہے۔ نشہ بازوں اور نشہ سازوں کے لئے اس سے زیادہ

خدا کی ناراضگی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ان کی کوئی نفلی و فرضی عبادت اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں۔ اور قیامت کے روز خداوند تعالیٰ نشہ بازوں کو دوزخیوں کا پیپ اور سڑا ہوا لہو پلائے گا۔

(ابوداؤد - نسائی صـ ۳۲۹ ج ۲)

نشے سے بڑھ کر کوئی اخلاقی جرم اتنا بڑا نہیں ہے۔ اس لئے یہ ارشاد ہوا کہ نشہ باز کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ کہ کسی نشہ آور چیز کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے۔ پھر اس پر منارہ مکان بنایا جائے تو اس پر اذان مت دو۔ اور اگر نشیلی چیز کا ایک قطرہ اگر دریا میں گر جائے۔ پھر خشک ہو کر سبزہ زار ہو جائے تو اس لالہ زار کا گھاس ڈھور و ڈنگر کو مت کھلاؤ۔

(مدارک التنزیل صـ ۱۰۹ ج)

حضورؐ نے فرمایا کہ یہ نشہ آور چیز شراب ہے اور یہ حرام ہے۔ جب شراب حرام قرار دی گئی تو آپؐ نے منبر رسولؐ پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ خمر وہ ہے جو انسان کے ہوش و حواس کو بیگانہ کر دے۔ آنحضورؐ کے ان فرامین سے واضح ہوتا ہے۔ کہ آج کے دور میں جو چیز نشہ آور ہے وہ حرام ہے، چاہے شراب ہو۔ افیون ہو۔ چرس ہو، بھنگ ہو ہیروئن ہو، غرضیکہ ہر وہ چیز جو منشیات میں شامل ہے حرام ہے۔

حضرت باقرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ نشہ کی بابت دس آدمیوں پر لعنت ہوگی، جو نشیلی چیز کا پودا لگائے اس کی کاشت کرے، اس کی حفاظت کرے، کشید کرے، اس کو پینے اور پلانے والے پر اُٹھا کر لے جانے والے پر، جس کے لئے لے جائی جائے۔ اس کے بیچنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر،

(الصافی صـ ۴۸۵ ج ۱)

حضورؐ نے فرمایا کہ گیارھواں گروہ اُٹھایا جائے گا۔ اپنی قبروں سے کہ اندھے ہوں گے۔ دل ان کے اور آنکھیں، اور ان کے دانت بیل کے سینگوں کے مانند ہونگے اور ان کے ہونٹ ان کے سینوں پر پڑے ہوں گے۔ اور ان کی زبانیں ان کے پیٹوں پر۔ اور ان کے پیٹوں سے گندی متعفن پلیدی نکل رہی ہوگی۔ اور پھر خدا کی طرف سے ایک منادی کرنے والا یوں آواز دے گا۔ کہ یہی لوگ ہیں جو شراب پیتے پیتے (نشہ کرتے کرتے) بغیر توبہ کئے مر گئے۔ سو اب ان کی یہی سزا ہے اور انہوں نے دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں جانا ہے۔

(دقائق الاخبار صـ ۸۴)

یہ بات ذہن میں رہے، اگر کسی علاقہ میں نشہ آور شے کا وسیع کاروبار کیا جا رہا ہو۔ یا خفیہ طور پر منشیات کا دھندا کیا جا رہا ہو تو وہاں مسلمان حکومت کا فرض ہے، کہ وہ اس حرام خوری کے کاروبار کو جڑ سے کاٹ کر پھینک دے۔ جیسا کہ سیدنا عمر فاروقؓ نے کیا۔ آپ کےؓ خلافت راشدہ کے دور میں بنی ثقیف کے قبیلے کا ایک شخص خفیہ طریقے سے شراب بیچا کرتا تھا۔ اس جرم کی سزا میں اس کی دوکان جلوا دی گئی تھی۔ ایک اور موقع پر حضرت عمرؓ کے حکم پر اس قصور و جرم کے ارتکاب پر پورا گاؤں جلا ڈالا گیا۔ کیونکہ اس گاؤں میں خفیہ طور پر شراب کشید کرنے اور فروخت کرنے کا کاروبار ہو رہا تھا۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ غیر مسلموں کی طرح بغیر سعودی عرب کے تمام مسلم حکومتوں نے اس حرام کاروبار کی اجازت دینے کے لئے ایکسائز کے محکمے تشکیل دے رکھے ہیں، کتاب اللہ اور سُنتِ رسولؐ کی بالادستی کو قبول کرنے کے بعد ایکسائز کا عظیم الشان محکمہ اور منشیات کا کاروبار ایک ساعت کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ اسے زندہ چھوڑا جا سکتا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے دور میں کھجور کے سٹے اور جوتے مارے جاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کے دور میں چالیس کوڑے لگائے جاتے تھے۔

(ابوداؤد)

افسانہ

ترلور

مطیع اللہ عابد

کئی روز کے مسلسل اور خونریز جنگ کے بعد آخر کار محاصرہ شدہ شہر میں مجاہد کمانڈر احمد اللہ نے اپنے دیگر مجاہدین کے ساتھ ایک فاتح کی حیثیت سے قدم رکھا فوجی اور جغرافیائی طور پر اس شہر کی حیثیت بہت اہمیت کی حامل تھی. لیکن کمانڈر احمد اللہ کے لئے اس شہر کے فتح کرنے میں جو ایک الگ اور منفرد خوشی پنہاں تھی وہ پانچ سال سے اس شہر کو فتح کرنے کی جستجو میں تھا. یہ شہر اگر دوسروں کے لئے دیگر عوامل کی بنا پر اہمیت رکھتا تھا. وہاں کمانڈر احمد اللہ کے اندر کے پشتون دل کے ارمان بھی بس اسی شہر کی فتح کے ساتھ وابستہ تھے. غاصب روس کے چلے جانے کے بعد اس شہر میں جو وطن دشمن فوجی تعینات کئے گئے تھے. ان کا کمانڈر انچیف جنرل حامد اللہ تھا.

کمانڈر احمد اللہ تو اس شہر کو آزاد کرنا چاہتا تھا. جہاد افغانستان میں اپنے حصے کا کام کرنے کے لئے اپنی سرزمین کو غاصبوں اور غداروں سے چھڑانے کے لئے. لیکن جب سے کمانڈر احمد اللہ کو اس بات کا علم ہوا کہ اُس کا قریبی عزیز یعنی اس کا چچازاد بھائی جسے پشتو میں ترلور کہتے ہیں حامد اللہ

جنرل بن کر اس شہر کے تمام فوجی قوت کا سربراہ بن گیا ہے۔ تو کمانڈر احمد اللہ کے اندر کے پشتون دل میں ایک اور مقصد بھی اُن تمام مقاصد کے ساتھ شامل ہوگیا۔ جو اس شہر کی آزادی کے لئے کمانڈر احمد اللہ نے اپنے سامنے رکھے تھے۔ اور وہ ارمان، آرزو اور مقصد اپنے "ترbور" (عزیز) کو نیچا دکھانے کا بھی تھا۔ اور جب ایک پشتون اپنے "ترbور" کو نیچا دکھاتا ہے تو اُس کے سارے ارمان پورے ہو جاتے ہیں۔

مفتوحہ شہر میں مجاہدین مسرت اور شادمانی کے ساتھ داخل ہو رہے تھے شکست خوردہ پٹھو فوج اپنی شکست کے آثار نیم سوختہ ٹینکوں، ٹوٹے پھوٹے بکتر بند گاڑیوں اور مرے ہوئے کمانڈ کے سپاہیوں کی صورت میں پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ مجاہدین کو بھی اس معرکے میں کافی جانی نقصان ہوا تھا۔ کئی جیالے اللہ کے سپاہی اپنی جان کو اللہ کی راہ میں قربان کر گئے کئی اپنی جسم کے مختلف اعضاء اس راہِ حق میں گنوا بیٹھے۔ لیکن شہر کی فتح نے اُن کے زخموں پر مرہم کا کام کیا۔ ان کے تھکے جسموں میں ایک نئی روح دوڑ گئی۔ وہ ایک دوسرے سے بغل گیر ہو رہے تھے۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور الجہاد الجہاد کے نعرے لگاتے ہوئے مجاہدین مفتوحہ شہر کی سڑکوں پر مارچ کر رہے تھے۔ کمانڈر احمد اللہ کا نورانی چہرہ اور بھی دمک رہا تھا۔ اُس کی کالی داڑھی پر سورج کی شعاعیں پڑھتی تو ایسے معلوم ہوتا جیسے فرشتے انہیں فتح کی مبارکباد دے رہے ہیں اور ان کے چہرے پر چکا چوند پھیلا رہے ہیں۔

فتح کے بعد کمانڈر احمد اللہ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ گرفتار شدہ فوجیوں کو ایک قطار میں کھڑا کر دے تاکہ وہ اُن کا معائنہ کر سکے۔ کمانڈر احمد اللہ کا دل رہ رہ کے کہہ رہا تھا کہ جنرل حامد اللہ اُس کا "ترbور" اُس کا روایتی حریف جس کو آج اُسے شکست فاش دے دی ہے اب یہاں ہوگا۔ مر چکا ہوگا یا فرار ہو چکا ہوگا۔ اسی غرض سے اُس نے تمام گرفتار شدگان کو معائنہ کے لئے لانے کو کہا۔ کمانڈر احمد اللہ پردۂ ذہن پر وہ دن فلم کی طرح باری باری دکھائی دے رہے تھے۔ جب وہ اور حامد اللہ دونوں ایک ساتھ کابل یونیورسٹی میں پڑھا کرتے تھے۔ حامد اللہ اُس کو ہمیشہ یہ نوید دیتا تھا کہ ایک دن ہماری حکومت آئے گی۔ تم دیکھنا میں کس طرح ان ملاؤں کی خبر لیتا ہوں۔ پھر وہ احمد اللہ کی داڑھی کی طرف اشارہ کر کے قہقہہ لگاتا اور کہتا "اور اے میرے "ترbور"! یاد رکھنا جب میں جنرل کی وردی میں ہونگا اور تم اس داڑھی سمیت میرے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے اور میں حکم دوں گا کہ منڈوا ڈالوں اس کی داڑھی" کمانڈر کو پھر وہ دن بھی یاد آیا جب ثور کا سرخ انقلاب آیا۔ اُس روز حامد اللہ بہت خوش تھا۔ وہ احمد اللہ کے سامنے ناچنے لگا اور ہنس ہنس کر کہتا۔" میں نہ کہتا تھا۔ دیکھ لو آگیا نا ہمارا انقلاب۔ اب ہم ہوں گے اور یہ داڑھی والے، خوب مزہ آئے گا۔" اور پھر اُس کے بعد حامد اللہ فوج میں بھرتی ہوگیا اور احمد اللہ پاکستان چلا آیا، دو چچازاد بھائی دو مختلف راہوں پر روانہ ہوگئے ایک وہاں ترقی کرتے کرتے جنرل حامد اللہ بن گیا اور دوسرا یہاں محاذِ جنگ کے گرمی وسردی اور سختیاں برداشت کرتے ہوئے ایک جنگی مرکز کا کمانڈر احمد اللہ بن گیا اور آج کمانڈر احمد اللہ نے اُس شہر کو فتح کر لیا تھا جس کا کمانڈر انچیف جنرل حامد اللہ تھا۔ یعنی اُس کا "ترbور"۔ "ترbور" کو اُس نے آج شکست دے دی تھی۔ اور ترbور نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ خود "ترbور" کے متعلق سوچ رہا تھا کہ کسی نے آواز دے دی "امیر صاحب! گرفتار شدگان حاضر ہیں!"

کمانڈر احمد اللہ جو سر جھکائے سوچوں میں گم تھا انہوں نے سر زانوں سے اٹھایا

سامنے کیا دیکھتا ہے کہ خاکی وردیوں میں ملبوس شکست خوردہ فوجی ایک طویل لائن میں سر جھکائے کھڑے ہیں۔ کمانڈر احمد اللہ کی تیز نگاہوں نے قطار کے ایک سرے سے معائنہ شروع کیا، خوف زدہ، ہراساں، نیم دل، غمگین اور مایوس فوجیوں کو دیکھتے ہوئے کمانڈر احمد اللہ آگے بڑھ رہا تھا ہر چہرے کو غور سے دیکھتا جاتا۔ اور پھر ایک چہرے پر کمانڈر احمد اللہ کی نظریں جم کر رہ گئیں۔ دوسروں کی نسبت اچھی وردی میں ملبوس قیدی کو کمانڈر احمد اللہ غور سے دیکھنے لگا۔ قیدی نے بھی جب دیکھا کہ کمانڈر اُس کے پاس آکر رک گیا ہے۔ تو اُس نے بھی سر اُٹھا کر اُن کی طرف دیکھا۔ اور جب دونوں کی نظریں چار ہوگئیں۔ تو قیدی کا چہرہ فق ہو گیا چہرے پر ایک رنگ آنے اور دوسرا جانے لگا کمانڈر احمد اللہ نے دھیمے لہجے میں قیدی سے کہا "میرے تربور کیا حال ہے۔؟"

قیدی کے لئے یہ جملہ کسی آسمانی بجلی سے کم نہ تھا۔ وہ تو جیسے وہی کھڑے کھڑے زمین میں دھنس گیا ہو۔ کمانڈر احمد اللہ نے پھر اُس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"میرے تربور انقلاب وہ نہیں یہ ہے۔"

قیدی خاموش کھڑا تھا گویا اُس کی قوتِ گویائی سلب ہو کر رہ گئی ہو۔ کمانڈر احمد اللہ نے پھر کہا "آج ایک تربور دوسرے تربور کے سامنے کھڑا ہے۔ کل تمہارا اختیار تھا، آج تم میرے سامنے قیدی کی حیثیت میں کھڑے ہو۔ کل تم خوش تھے کہ تم نے ہم کو شکست دی ہے۔ آج میں اور میرے ساتھی فاتح ہیں اور تم اور تمہارے فوجی مفتوح" قیدی کی حیثیت میں کھڑے کمانڈر احمد اللہ کے چچازاد بھائی حامد اللہ تھے۔ لیکن وہ حامد اللہ جو آج سے دس سال پہلے احمد اللہ کے سامنے ثور انقلاب کی خوشی میں اُچھل کود رہا تھا اور قہقہے لگا رہا تھا۔ آج اُس کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔ جنرل حامد اللہ کو اِس بات کا اتنا غم نہ تھا کہ اُس کے ہاتھ سے شہر نکل گیا ہے یا اُسے شکست ہو گئی ہے بلکہ غم تھا تو اس کا کہ اُسے "تربور" کے ہاتھوں شکست ہوئی ہے اور ایک پشتون کے لئے اس سے بڑی اور کیا بدقسمتی ہو گی کہ وہ زندہ ہو اور "تربور" سے شکست خوردہ۔

کمانڈر احمد اللہ کے سامنے اُس کا تربور سر جھکائے کھڑا تھا۔ وہ آج فاتح تھا اور اُس کا تربور مفتوح۔ آج وہ مختار تھا اور تربور بے اختیار، وہ جو بھی اُس کے ساتھ کرنا چاہتا تھا کر سکتا تھا۔ اُس کے اندر کے پشتون نے اُسے بار بار یہ ترغیب دی کہ اُٹھاؤ کلاشنکوف اور اپنے تربور کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دو اور اپنے پشتون دل کی پیاس کو تربور کے خون سے بجھا دو۔

کمانڈر سوچ رہا تھا۔ اُس کا تربور اُس کے سامنے کھڑا سوچ رہا تھا۔ تربور حامد اللہ اپنے تربور احمد اللہ کے فیصلے کے انتظار میں تھا۔ اور پھر کمانڈر احمد اللہ نے اپنے کندھے سے ٹکتے ہوئے کلاشنکوف کو اُتارا، جنرل حامد اللہ ایک لمحے کے لئے لرز گیا، کمانڈر احمد اللہ نے کلاشنکوف ہاتھ میں لے کر اُسے اُونچا کیا۔ جنرل حامد اللہ کو موت اپنے سامنے دکھائی دینے لگی۔ وہ اپنی زندگی سے بیزار ہو گیا۔ کیونکہ ایک پشتون اپنے تربور کے ساتھ وہی کچھ کرتا ہے۔ جو دوسرا تربور اُس کے ساتھ کرتا ہے اور پھر جنگ میں تو موت ہی" تربور" کے لئے سزا کی طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔

کمانڈر احمد اللہ کلاشنکوف سنبھالے ہوئے کھڑے تھے۔ اور پھر اُنہوں نے ایک فائر کیا۔ ساری خاموشی جو بڑی دیر سے ماحول پر مسلط تھی فائر کی آواز دم توڑ گئی لیکن اس فائر سے خاموشی کے سوا کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا۔ اور ساتھ ہی کمانڈر احمد اللہ کی صدا بھی فضا میں گونجی "ان سب کو ٹرکوں میں لاد کر سرحد پار پہنچا دو اور ہاں! اس جنرل کو خوب احترام سے لے جاؤ۔ یہ میرا چچا زاد بھائی ہے، میرا تربور"۔ اور پھر تمام فوجی ایک سمت روانہ ہو گئے۔ جنرل حامد اللہ بھی مردہ قدموں کو اُٹھاتے ہوئے چلنے لگا۔

زاہدی احمد زئی
ایم، اے، اسلامیات

اسلام اور عیش کوشی

تنعّم و عیش کوشی کی بہت سی صورتیں ہیں جس میں سے ایک صورت تو یہ ہے کہ آدمی ایسے اغراض کے لئے اپنا مال صرف کرے جنہیں شریعتِ محمدیہ نے حرام و ناجائز قرار دیا ہے مثلاً : شراب نوشی اور دیگر منشیات کا استعمال، زنا کاری، جوئے بازی، سٹہ بازی یا محض اظہارِ ثروت اور دکھاوے کے لئے مال خرچ کرنا.

یہ تمام اغراض چونکہ شریعتِ اسلامیہ نے بذاتِ خود ممنوع ٹھہراتے ہیں اس لئے ان اغراض کے لئے اپنا مال استعمال کرنا بھی ممنوع ہے.

تنعّم و عیش کوشی کی یہ صورت تو ظاہر ہے کہ ممنوعات اور محرمات کی صف میں آتی ہے اور اسلام ان اغراض کے لئے مال و دولت کے استعمال کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دیتا اور قانونی طور پر ان کے سدباب کے لئے حدود و تعزیرات مقرر کرتا ہے.

مثلاً شراب پینے کی حد کوڑے ہیں جو احناف اور مالکی حضرات کے ہاں اسّی (۸۰) امام شافعیؒ کے ہاں چالیس اور امام احمد کے ہاں ایک قول میں اسّی کوڑے ہیں، زنا کی حد دو طرح سے ہے ایک آزاد مرد اور آزاد عورت کے لئے جرم ثابت ہونے پر سو کوڑے اور شادی شدہ عورت اور مرد کے لئے سنگسار یعنی رجم کرنے کی سزا ہے.

تنعّم و عیش کوشی کی دوسری صورت یہ ہے کہ حدودِ شرعی سے متجاوز نہ ہو اور وہ یہ ہے کہ بہرہ اندوز صرف ایسے اغراض پر مال صرف کرے جو مباحات کے دائرہ میں آتے ہوں اس کے نتیجے میں معاشی ناہمواری جنم لیتی ہو اور قومی دولت کا ضیاع ہوتا ہو، تو شریعت اسلامیہ نے بنی نوعِ انسان اور پھر خاص کر مسلمانوں کے لئے جو ضابطہ حیات متعین کیا ہے اس میں اس طرز عمل کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ایک آدمی حد اعتدال سے تجاوز کرتے ہوئے اسراف کے دائرے تک پہنچے، کیونکہ اس صورت میں وہ عیش و آرام کی خاطر کسبِ مال و دولت کو عملاً اپنی زندگی کا مقصد اور نصب العین بناتا ہے جو اسلام میں ممنوع ہے اور اس انہماک و مبالغہ کی اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہے جیساکہ ارشادِ خداوندی ہے :

اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَیٰوۃ
الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّ
زِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَكُمْ
وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ
وَالْاَوْلَادِ ط

(الحدید آیہ ۳۰)"

جان لو : کہ دنیا پرستی کی زندگی

لہو و لعب، زینت و آرائش باہمی مفاخرت اور مال و دولت کے اعتبار سے ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کا نام ہے۔

اس قسم کی دنیا پرستانہ زندگی سے اجتناب کی تاکید کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ

(مشکوٰۃ)

خبردار عیش کوشی اور تنعّم سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ تعالے کے اچھے بندے عیش کوشی و تنعم پرست نہیں ہوتے"

اسلام یہ بات قبول کرتا ہے کہ مال و دولت کا مقصد قیام زندگانی ہے مگر خود قیام حیات بھی تو کچھ مقاصد کے تحت ہی مطلوب ہے، قیامِ زندگی کے ضروری اہتمام کے بعد اسلام اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ انسان بلند تر مقاصد حیات کی طرف توجہ کرے اور اپنے فاضل مال و دولت کو ان مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنائے نہ کہ اُسے عیش کوشی اور تنعم کی نذر کردے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عیش و عشرت میں غرق ہو جانے والی زندگی کو سخت ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور اس سے اجتناب کی تاکید کی ہے۔ کیونکہ دنیا کی لذتوں میں انہماک دراصل انسان کو آخرت سے غافل اور اپنی انفرادی و اجتماعی ذمہ داریوں کی طرف سے لاپرواہ بنا دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خلافتِ راشدہ کے عہد میں اس بات کا خاص اہتمام کیا جاتا تھا کہ امت مسلمہ کے تمام افراد عموماً اور ریاست اسلامیہ کے اہل کار خصوصاً تنعم کی زندگی سے اجتناب کو اپنی عادت بنالیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ ایک بار آذربائیجان کے والی حضرت عتبہ بن فرقد کے نام ایک خط میں اسی بات کی خاص تاکید کرتے ہوئے ہدایت کرتے ہیں کہ:

یَا عُتْبَۃَ بْنِ فَرْقَدَ اِیَّاکُمْ وَالتَّنَعُّمَ، وَذِیْ اَھْلِ الشِّرْکِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ"

(سیرت عمر بن خطاب" تالیف ابن جوزی صفحہ ۱۳۰)

یعنی اے عتبہ بن فرقد خبردار! عیش کوشی، اہل شرک کی محبت و دوستی اور ریشم کا لباس پہننے سے اجتناب کرنا۔

نصوص بالا سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ تنعم و عیش کوشی کی زندگی کو اسلام نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور اس سے اجتناب کی تاکید کی ہے۔ مگر یہ سب کچھ تعلیم و ترغیب ہدایت و رہنمائی اور اخلاقی دباؤ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسلام اخلاقی بنیادوں پر اصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی ریاست کو اجازت دیتا ہے کہ تنعم و عیش کوشی کی خطرناک صورت حال کے سدّباب کے لئے قانونی ذرائع بھی بروئے کار لائے اور ایسے افراد کے مالی تصرفات پر مناسب قانونی پابندیاں عائد کرے جو اس صورت حال کے ذمہ دار ہوں چنانچہ جب خلیفۃ المسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گورنر بصرہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق شکایت آئی کہ ان کے پاس ایک لونڈی ہے جس کو وہ دونوں وقت نہایت عمدہ غذا بہم پہنچاتا ہے۔ جب کہ اس قسم کی غذا عام مسلمانوں کو میسر نہیں، حضرت عمرؓ نے فوراً حضرت ابو موسیٰ کو تحقیقات کے لئے مدینہ بلوایا اور الزام درست ثابت ہونے پر لونڈی ان سے چھین لی۔

(طبری ۲ ص ۷۱۲)

اسی طرح حضرت عیاض بن غنم رضی

اللہ عنہ کے بارے میں ایک مرتبہ شکایت پہنچی کہ وہ باریک کپڑے پہنتا ہے اور دروازے پر دربان رکھا ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ عیاض کو جس حالت میں پائے ساتھ لے آئے، چنانچہ حضرت عیاض کو اس حال میں دربار خلافت میں حاضر کیا گیا کہ باریک کپڑے کا بنا ہوا کرتا ان کے جسم پر تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ باریک کرتا ان سے اتروا کر کمبل کا کرتا پہنایا اور سزا کے طور پر بکریوں کا ایک ریوڑ منگوا کر انہیں حکم دیا کہ اسے جنگل میں لے جا کر چراؤ، حضرت عیاض رضؓ نے تعمیل حکم کی اور آئندہ کے لئے دل سے توبہ کر لی اور جب تک زندہ رہے نہایت خوبی سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔

(کتاب الخراج ص ۶۶)

اپنے عمال کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ سخت گیری اس بنا پر بھی تھی کہ وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے کہ حکومت کے ارکان کا طرز معاشرت عامۃ الناس کی طرز زندگی پر بلا واسطہ اثر انداز ہوتا ہے اس لئے ارکان ریاست کی اصلاح گویا عامۃ الناس کی اصلاح کے مترادف ہے۔

اس کے علاوہ امام سرخسی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المبسوط جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۵ میں لکھا ہے کہ مسرف پر بھی سفہ کا حکم لگایا جا سکتا ہے، کیونکہ سفہ شرع کی اصطلاح میں شریعت کی منشاء کے خلاف عمل کا نام ہے، خواہشات نفس کی پیروی اور عقل و خرد کے تقاضوں کی خلاف ورزی کا نام ہے، عام تصرفات میں فراخ دستی سے کام لینا اور نیکی و احسان کے کاموں میں فراخ دلی کا مظاہرہ کرنا شرعاً پسندیدہ کام ہے لیکن ان کاموں میں تبذیر و اسراف سے کام لینا شریعت اور عرف عام دونوں میں برا ہے۔

اس لئے حکومت وقت کے لئے مسرف کے مالی تصرفات پر پابندی عائد کرنا جائز ہے اور اس کو فقہی اصطلاح میں حجر کہتے ہیں۔ اور اسلام اسلامی ریاست کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ ایسے شخص کے مالکانہ تصرفات پر مناسب پابندی لگا دے جو مباحات کے دائرہ میں تو ہوں مگر حد اعتدال سے متجاوز ہوں اور ان تصرفات سے اس شخص کے ذاتی مفادات مجروح ہونے کے ساتھ ساتھ اجتماعی مصالح کو بھی خطرات لاحق ہو رہے ہوں اس پابندی کی عملی شکلیں، حالات کی مناسبت سے متعین کی جا سکتی ہیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ تنعم و عیش کوشی کے عادی افراد کو اسلامی ریاست بعض مدات میں اپنا مال صرف کرنے سے بالکل روک دے، مزید تحقیق کے لئے ملاحظہ ہو الفقہ علی المذاہب الاربعہ جلد دوم صفحات از ۴۷۸ تا ۴۸۳

بہر حال تنعم و عیش کوشی کو اس لئے شریعت اسلامیہ نے ممنوع قرار دیا ہے کہ اس سے آخرت سے غفلت برتنے کے علاوہ دنیا میں مختلف جرائم پیدا ہوتے ہیں مثلاً عیاش آدمی حلال و حرام میں تمیز نہیں کرتا اور اپنی عیش کوشی کے لئے چوری، ڈکیتی، لوٹ مار، قتل و غارت، رشوت، سمگلنگ اور سود خوری جیسے گھناؤنے جرائم کی پروا کئے بغیر ارتکاب کرتا ہے اور اپنے مذموم نفسانی خواہشات پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو فراموش کرتا ہے انسانیت اور اخلاقی معیاروں کو بھول جاتا ہے اور حیوانیت اور بہیمیت پر اتر آتا ہے، اس لئے اسلام اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے کہ تنعم و عیش کوشی سے اجتناب کریں اور ہر چیز میں حد اعتدال کو مدنظر رکھتے ہوئے قیام حیات کا سامان کریں۔

اخبار جہاد

گردیز میں مجاہدین نے دشمن کا ایک ڈپو تباہ کر دیا

کابل فوج کے درمیان شدید اختلافات

اطلاعات کے مطابق گردیز کے علاقے میں ڈاکٹر نجیب کے خاص فوجی دستوں گارڈ خاص اور سازندوی (سکاوٹ) دستوں کے درمیان ایک شدید جھڑپ کے نتیجے میں متعدد فوجی ہلاک و زخمی ہو گئے۔ جب کہ دونوں فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں استعمال کیں۔

رپورٹ کے مطابق افغانستان کے جنوبی محاذ کے جہادی کاروائیوں کے قائد الحاج مولوی جلال الدین حقانی شدید سردی لگنے کے باوجود گردیز کے اطراف میں اب بھی موجود ہیں۔ اور مجاہدین کی قیادت و رہنمائی کر رہے ہیں،

ایک اور اطلاع کے مطابق گردیز کے شمال مغرب میں مجاہدین کی گولہ باری سے کابل حکومت کا ایک ڈپو تباہ ہو گیا جب کہ بنی نیازی میں کابل حکومت کا ایک ٹینک اپنے ہی مورچہ پہ گولہ باری کے بعد ارسلان رحمٰن کے مجاہدین سے جا ملا ٹینک میں کابل حکومت کے سات افسر سوار تھے۔

افغان مجاہدین نے گردیز پہ کابل فوج کا ایک اور حملہ ناکام بنا دیا

بارودی سرنگ کی زد میں آکر چار ٹینک تباہ ، درجنوں فوجی ہلاک

اندہ جان میں ڈاکٹوں اور بارہ ٹروں سے حملے۔ ۲۰ کابل فوجی مجاہدین سے آملے

موصولہ اطلاعات کے مطابق افغان مجاہدین نے گردیز کے نواح میں مجاہدین کے مراکز پر کابل حکومت کا حملہ ناکام بنا دیا ہے صوبہ پکتیا کے کمانڈروں کی ملٹری کونسل کے ترجمان مولانا محمد یعقوب شریعت یار کے مطابق کابل حکومت کے دستوں نے اتوار اور پیر کی درمیانی شب مولوی جلال الدین حقانی کے مجاہدین کے مراکز پہ حملہ کیا، مجاہدین کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگوں کے پھٹنے سے کابل حکومت کے چار ٹینک عملے سمیت تباہ ہو گئے جبکہ درجنوں فوجی ہلاک و زخمی اور تیرہ گرفتار کر لئے گئے۔ ترجمان نے کمانڈر نظام الدین حقانی کے حوالے سے بتایا ہے کہ گرفتار کئے جانے والے فوجیوں کو پشتو اور فارسی زبان نہیں آتی اور خیال ہے یہ فوجی روسی مقبوضہ علاقے ترکستان سے تعلق رکھتے ہیں، مجاہدین

نے شدید مزاحمت کے بعد سرکاری دستوں کو واپس گردیز چھاؤنی پسپا کر دیا۔ اژانس افغان کے مطابق مجاہدین ہرات کے مغرب کی طرف زندہ جان کے فوجی ٹھکانوں پر ایک اور حملہ کیا ہے، راکٹوں اور مارٹروں کے اس حملے میں متعدد کابل فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ چھاپہ مار کارروائی کے درمیان مجاہدین جانی نقصان سے محفوظ رہے اور انہوں نے اسلحے کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا۔ افغانستان کی روسی سرحد پر واقع شمالی صوبے بادغیس میں تین افسروں سمیت بیس کابل فوجی مجاہدین سے آملے ہیں۔

گردیز میں افغان حکومت کی فوج کے دو گروپوں کے مابین محض اس تنازعے پر سخت جنگ ہوئی۔ کہ دونوں کمانڈر ایک دوسرے کو مجاہدین سے جنگ کرانے کی ہدایت کر رہے تھے۔ کیونکہ کابل فوجیوں میں مجاہدین کے تابڑ توڑ بھرپور حملوں سے شدید خوف پیدا ہو چکا ہے۔

گردیز کے محاذ پر ٹینکوں کی جنگ، کابل فوج کے ۷ ٹینک تباہ

الوزئی پر کابل بکتر بند دستے کا حملہ پسپا، ۲۰ فوجی ہلاک، ۱۳ کمانڈو گرفتار

نجیب کا فوج پر سے اعتماد اٹھ گیا، ایک محاذ پر خود فوج کی قیادت کی، پکتیا کے کمانڈر کا دعویٰ

گردیز کے محاذ پر افغان مجاہدین اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے درمیان ٹینکوں کا معرکہ ہوا ہے۔ جس میں مجاہدین نے کابل فوج کے سات ٹینک تباہ کر دیئے ہیں۔

صوبہ پکتیا سے وائرلیس پر ملنے والی اطلاعات کے مطابق ۱۷ نومبر کی صبح مجاہدین کی ٹینک پوزیشنوں پر کابل فوج کے بکتر بند دستے نے حملہ کیا۔ مجاہدین کے ٹینکوں کے فائر سے کٹھ پتلی فوج کے دو ٹینک تباہ ہو گئے جبکہ ایک ٹینک مجاہدین کے ٹینک شکن دستے کے راکٹ کا نشانہ بنا، جس کے بعد کابل بکتر بند نے پسپائی اختیار کر لی۔

اس سے پیشتر ۱۶ اور ۱۷ نومبر کی درمیانی رات برف باری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے رات ایک بجے کابل فوج نے گردیز کے جنوب مشرق میں بارزئی کی مورچہ بندیوں پر بکتر بند سے حملہ کیا، مجاہدین کی جانب سے بھرپور مقابلے اور بارودی سرنگوں کی پیش بندی کے باعث کابل دستے پانچ گھنٹے کی لڑائی کے بعد چار ٹینکوں کا نقصان اٹھا کر واپس چلے گئے۔ مجاہدین کے اندازے کے مطابق کابل فوج کے کم از کم ۲۰ افراد ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ کابل فوج کے گلم جم کمانڈو دستوں کے تیرہ افراد بھی ان معرکوں کے دوران مجاہدین نے گرفتار کئے ہیں۔ جب کہ ایک مجاہد شہید اور دو شدید زخمی ہوئے ہیں

ادھر اطلاع کے مطابق صدر نجیب کا اپنی فوج پر اعتماد نہیں رہا، جس کی وجہ سے گردیز میں ایک جھڑپ کے دوران صدر نجیب نے خود فوج کی قیادت کی۔

بلخ میں افغان فوج اور مجاہدین میں خونریز لڑائی، ڈیڑھ سو فوجی ہلاک و زخمی

دولت آباد کا قصبہ واپس لینے کے لئے کابل فوجوں کی بڑی کارروائی

(اژانس افغان) سوویت سرحد کے قریب صوبہ بلخ میں افغان مجاہدین اور کٹھ پتلی کابل فوجوں کے درمیان گذشتہ پانچ روز سے شدید معرکہ برپا ہے۔ جس میں کابل انتظامیہ بھاری توپ خانہ کے علاوہ فضائیہ بھی استعمال کر رہی ہے، اس معرکے میں اب تک ڈیڑھ دو سو سے زائد کابل فوجی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ جبکہ تین کمانڈروں سمیت اٹھارہ مجاہدین شہید ہوئے ہیں۔ کابل فضائیہ کی اندھا دھند گولہ باری اور بمباری سے سو سے زیادہ شہری بھی شہید ہوئے ہیں۔

ایجنسی افغان پریس کی اطلاعات کے مطابق

کٹھ پتلی کابل حکومت نے یہ محاذ دولت آباد کے قصبے پر دوبارہ قبضہ کے لئے کھولا ہے دولت آباد مجاہدین نے سات نومبر کو آزاد کرا لیا تھا۔ پندرہ روز بعد کابل فوج نے بھاری توپ خانے سے گولہ باری کے بعد بکتر بند دستے کے ذریعے پیش قدمی شروع کی۔ لیکن مجاہدین کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگوں کے باعث تین ٹینکوں کی تباہی کے بعد کابل بکتر بند دستہ واپسی پر مجبور ہو گیا۔ مجاہدین نے مارٹر توپوں سے جوابی حملہ کیا، دولت آباد صوبہ بلخ کے دارالحکومت مزار شریف کے درمیان میدانی علاقہ ہے جس میں کابل فوج کے دستوں نے خندقیں کھود کر مورچے بنا لئے ہیں اور ابتدائی حملے کے بعد بکتر بند دستے کو پیچھے ہٹا لیا ہے جب کہ فضائی حملے اور گولہ باری جاری ہے، جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر شہری آبادیوں کا نقصان ہو رہا ہے ۔

گردیز میں کابل فوج کے ساتھ افغان مجاہدین کی شدید لڑائی

پشاور (نمائندہ جنگ)، پکتیا سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے زرمت کے علاقہ میں ایک جیٹ جہاز مار گرایا ہے۔

وائرلیس سے موصولہ پیغام کے مطابق جہاز کے گرائے جانے کے بعد کابل انتظامیہ نے مجاہدین کے اڈوں اور حفاظتی پوزیشنوں پر بھاری اسلحہ سے شدید گولہ باری کی ادھر پکتیا میں حضرت اللہ منصور کے مجاہدین کے سامنے دو ٹینک اور چار اعلیٰ افسروں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ گردیز سے بھی شدید لڑائی کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ۔

افغان مجاہدین نے گردیز پر کابل فوج کا بڑا حملہ پسپا کر دیا

سینکڑوں فوجی ہلاک، مجاہدین نے راکٹوں اور میزائل سے حملے کر کے اسلحہ کا ڈپو تباہ، اور ۶ ٹینک ناکارہ بنا دیئے

۱۶ نومبر کو گردیز کے محاذ پر خونریز لڑائی کے بعد کابل فوج کا بڑا حملہ ناکام بنا دیا گیا ہے ۔

گردیز کے محاذ پر لڑی جانے والی لڑائیوں میں ہفتہ کو سب سے بڑی جنگ ہوئی۔ جس میں ابتدا کابل فوج نے کی اور گردیز کے چاروں طرف سے بری اور فضائی حملہ کیا حملہ میں کابل فوج کو ٹینکوں توپخانہ اور فضائیہ کی مدد حاصل تھی۔ لڑائی صبح ۷ بجے سے شام ۵ بجے تک جاری رہی۔ تاہم مجاہدین کابل فوج کا حملہ پسپا کرنے میں کامیاب رہے۔

گردیز کے محاذ پر چھوٹی چھوٹی جھڑپیں تین دن سے جاری تھیں، جس کے جواب میں کابل فوج نے ہفتہ کو بڑا حملہ کیا مجاہدین کی طرف سے میزائلوں اور راکٹوں کے جوابی حملہ میں کابل فوج کا ایک اسلحہ ڈپو تباہ اور چھ ٹینک ناکارہ بنا دیئے گئے، ترجمان کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ جن کی لاشیں محاذ پر پڑی ہیں زخمیوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی ۔

لڑائی میں جلال الدین حقانی گروپ کے مجاہدین نے حصہ لیا۔ ایک اور اطلاع کے مطابق دست بدست لڑائی میں سینکڑوں فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے ۔

افغان مجاہدین نے لوگر میں

۳ فوجی چوکیاں تباہ کر دیں

مجاہدین نے بغلان میں پل خمری پر بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا ہے، اے این پی کے مطابق وائرلیس سے موصولہ ایک پیغام کے مطابق حملے میں کئی زخمی فوجیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

صوبہ میدان میں بھی شدید لڑائی کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں، مجاہدین نے

میدان میں حملے کے دوران چھ حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے، جبکہ کئی فوجیوں کو گرفتار کرنے کے ساتھ دو ٹینک تباہ کئے ہیں، جبکہ لوگر دو بندی میں مجاہدین نے تین حفاظتی چوکیاں تباہ اکیس فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ جب کہ پانچ کو زندہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔

تاہم شدید لڑائی کے بعد کابل انتظامیہ کے فوجی پسپا ہو گئے۔ مجاہدین کو حملے میں کافی نقصان اٹھانا پڑا تاہم جوابی حملہ سے کئی کابل فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ سات کو گرفتار کر لیا گیا۔

ادھر صوبہ ننگرہار میں ضلع روات کے علاقہ پر کابل فضائیہ نے شدید بمباری کی ہے بمباری سے کئی مکان مسمار ہونے کے علاوہ دو بچے اور ایک عورت شہید ہو گئے صوبہ ہرات میں مجاہدین نے کارروائی کر کے دو گاؤں کابل فوج کے قبضہ سے چھڑا لیے ہیں، جب کہ ایک فوجی چوکی پر قبضہ کیا ہے، صوبہ بلخ میں بھی مجاہدین نے پانچ گاؤں چھڑا لئے جبکہ گیارہ سپاہی گرفتار کرنے کے ساتھ ساتھ تین ٹینک اور ۱۹۳ ہلکے ہتھیار بھی ہاتھ لگے ہیں۔

ہرات میں مجاہدین نے پانچ سو افغان فوجی گرفتار کر لئے

بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد، شدید لڑائی میں ۲۸ فوجی ہلاک ۲۰ زخمی

ایران اور روس کی سرحد پر واقع مغربی افغان صوبے ہرات میں مجاہدین نے سب ڈویژن اورسکن میں کابل حکومت کے ۱۸ نمبر سرحدی یونٹ پر قبضہ کر کے ۵۰۰ سے زیادہ فوجی گرفتار اور سینکڑوں ہلاک، بھاری ہتھیاروں کو قبضہ میں لیا ہے۔ جبکہ ہرات شہر میں ۱۷ ڈویژن کے فوجی مرکز پر حملہ کر کے ۲۸ فوجی ہلاک ۲۰ سے زیادہ زخمی کر دیئے گئے۔ شعبہ افغان تنظیم حزب اللہ کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق اورسکن کی سرحدی فوجی یونٹ پر محمد رسول اللہ نامی مرکز کے مجاہدین نے قبضہ کر کے کمانڈر یونٹ عبدالبصیر سمیت ۵۰۰ سے زیادہ فوجی و ملیشیا سپاہی گرفتار کر کے ۲ ٹینک ۲۰ جیپ ۲ بھاری ۶ ہلکی توپیں ۶ طیاروں شکن توپیں ۱۷ بھاری مشین گنیں اور ۵۱۳ خود کار رائفلوں درجنوں موٹر سائیکلیں اور لاکھوں کی تعداد میں مختلف ہتھیاروں کے راؤنڈ قبضہ کر لئے جب کہ صوبائی دارالحکومت ہرات شہر کے فوجی مرکز پر الحسین اور علی مرتضیٰ نامی مجاہدین نے حملہ کر کے ۲۸ فوجی ہلاک اور ۲۰ زخمی کر دیئے۔

مجاہدین نے کابل فوج کا ایک بڑا حملہ پسپا کر دیا، متعدد فوجی ہلاک

مختلف مقامات پر کئی گاؤں آزاد کرا لئے گئے، بھاری مقدار میں اسلحہ پر قبضہ کر لیا گیا

مجاہدین نے صوبہ پکتیا میں ناگرایا شہر کے قریب ایک خونی لڑائی کے بعد کابل فوج کا ایک بڑا حملہ پسپا کیا ہے،

البنیان نیوز ایجنسی کو وائرلیس کے ذریعے ملنے والی ایک رپورٹ کے مطابق کابل فوج نے آدھی رات کے قریب چار بڑے حملے کرنے کی کوشش کی حملوں کا مقصد مجاہدین کے ایک اہم علاقہ پر قبضہ کرنا تھا

مجاہدین نے کابل کے قریب دھماکہ سے اسلحہ ڈپو اڑا دیا

خاد کا علاقائی چیف دو افسروں سمیت گرفتار

اور متعدد فوجی ھلاک

مجاہدین نے کابل کے جنوب مغرب میں کارروائی کرتے ہوئے ایک اسلحہ ڈپو کو دھماکہ سے اڑا دیا جبکہ دو حفاظتی چوکیوں کو بھی تباہ

کر دیا ، میڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق مجاہدین نے اس کارروائی میں خفیہ ایجنسی خاد کے ایک علاقائی چیف کو دو افسروں سمیت زندہ گرفتار کر لیا .

مجاہدین نے فوجی ٹھکانوں پر حملے کے دوران ضلع لشکر درہ میں راکٹوں اور بھاری مشین گنوں سے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا. حملے سے مالی نقصان کے علاوہ بعض فوجی گاڑیاں تباہ اور کئی فوجی ہلاک ہوگئے

غور اور ہلمند صوبوں میں مجاہدین کی کارروائیاں

۳۰ ملیشا فوجی مجاہدین سے آ ملے

اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ماہِ رواں کے اوائل میں صوبہ غور کے سب ڈویژن " تولک " میں موجود کابل انتظامیہ کی فوجی چوکیوں پر ہلہ بول دیا جس کے نتیجے میں ایک فوجی چوکی تباہ ہونے کے علاوہ دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچا دیا گیا۔ ایک اور اطلاع کے مطابق صوبہ غور کے سب ڈویژن "شہرک" میں کابل کٹھ پتلی حکومت کی فوجی چوکیوں پر مجاہدین کی کامیاب کارروائیوں کے دوران دشمن کی دو حفاظتی چوکیاں تباہ اور ملیشیہ فورس کے متعدد فوجی ہلاک کر دیئے گئے .

اس کے علاوہ مجاہدین بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود پر قبضہ کرنے میں بھی کامیاب ہوگئے ہیں .

صوبہ ہلمند سے موصولہ رپورٹ کے مطابق کابل انتظامیہ کے ملیشیا فورس کے ۳۰ افراد پر مشتمل ایک کھیپ نے کمانڈر عبد الاحد کی قیادت میں اپنے آپ کو مجاہدین کے حوالے کر دیا .

رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان افراد نے اپنے ساتھ ایک ٹرک ، ایک ایم ایم - ۸۲ توپ ، بھاری مشین گن اور (۳۰) کلاشنکوف لا کر مجاہدین کے حوالے کئے ہیں .

ایبک میں مجاہدین کی کامیاب کارروائی

" خاد " کا کمانڈر ہلاک

موصولہ اطلاعات کے مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۹۱ء کو مجاہدین اسلام نے صوبہ سمنگان کے دار الحکومت ایبک شہر میں کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کے خلاف کامیاب کارروائی انجام دے کر ایبک شہر میں جاسوسی ادارے "خاد" کے کمانڈر اور ایک اور فوجی افسر کو موت کے گھاٹ اتار دیا .

تفصیلات کے مطابق مجاہدین نے بارودی سرنگ بچھا کر نجیب انتظامیہ کی ایک جیپ گاڑی کو اڑا دیا . جس میں خفیہ پولیس

"فاد" کے کمانڈر اور ایک فوجی افسر ہلاک ہو گئے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق اسی شہر کے ایک دوسرے علاقے میں مجاہدین نے اچانک حملہ کر کے کابل رژیم کی ایک گاڑی کو نشانہ بنا کر اسے تباہ کر دیا، گاڑی میں موجود افراد موقع پر ہلاک ہو گئے۔

کندز میں ایک فوجی چوکی تباہ۔ ۶ فوجی ہلاک

محاذ جنگ سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق مجاہدین نے صوبہ کندز کے علاقہ "خواجہ غلطان" میں دشمن کی ایک فوجی مرکز پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا ہے۔ اس حملے کے نتیجے میں کابل انتظامیہ کے ۶ فوجی ہلاک ہونے کے علاوہ کئی دیگر فوجی زخمی ہو گئے، جبکہ بعض بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔ جنگ کے دوران مجاہدین نے ۹ کلاشنکوف اور دیگر جنگی ساز و سامان پر قبضہ کر لیا۔

صوبہ غزنی میں مجاہدین اور کابل فوجیوں کے درمیان جھڑپ

موصول ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق ہمارے جیالے مجاہدوں نے ۲۴، نومبر ۱۹۹۱ء کو صوبہ غزنی میں کابل کٹھ پتلی حکومت کی فوجیوں کو رسد پہنچانے والی ایک گاڑی اڑا دی۔ اطلاع کے مطابق مجاہدین نے "تیہ مروصنر" کے راستہ میں بارودی سرنگ بچھا دی تھی جس کے پھٹنے سے دشمن کی گاڑی تباہ ہو گئی، رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ گاڑی میں موجود افراد موقع پر ہلاک ہو گئے۔

صوبہ ہرات میں شدید جھڑپیں ۶ ٹینک تباہ

ہرات سے موصولہ اطلاعات کے مطابق ہرات کے جیالے اور غیور مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کی مدد سے سب ڈویژن زندہ جان کے مرکز پر کامیاب کاروائی انجام دی جس کے نتیجے میں دشمن کے ۶ ٹینک تباہ اور متعدد فوجی ہلاک ہو گئے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس دوران مجاہدین نے دشمن سے ایک کارآمد ٹینک ۶ کلاشنکوف اور بھاری مقدار میں گولہ بارود غنیمت کے طور پر چھین لیا ہے جبکہ کابل مزدور رژیم کے ۶ سپاہی زندہ پکڑے گئے ہیں۔

شہداءِ راہِ حق

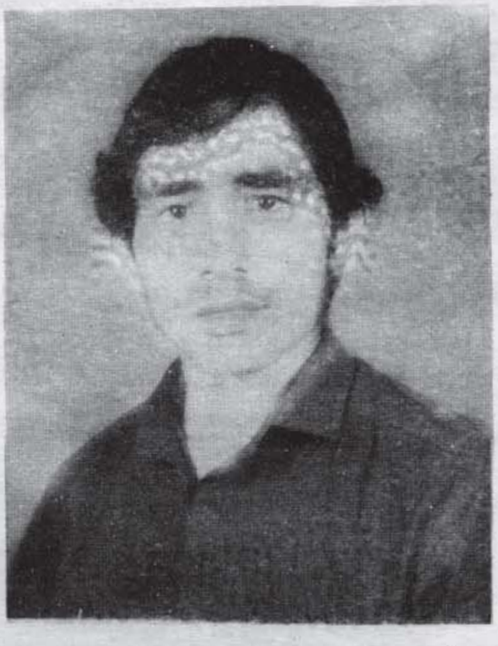

شہید محمد عاشور خان

جناب حاجی محمد رحیم کے جواں سال فرزند شہید محمد عاشور خان ۱۰/۱/۱۹۷۰ء میں صوبہ پکتیا کے "متون" نامی علاقے کے "شکرتی" نامی گاؤں کے ایک دیندار پرہیزگار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ جناب "سادات" قوم سے تعلق رکھتے تھے اور بچپن ہی سے دینی کاموں اور دعوت دین سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ جس دن سے قطبی ریچھ ہمارے پیاری اور اسلامی سرزمین پر حملہ آور ہوئے تو اس مرد مومن نے اپنے دیگر مجاہد بھائیوں کی طرح دین اور وطن کے دشمنوں کے خلاف بندوق اٹھائی اور میدانِ جہاد میں کود پڑا۔ ایک طویل مدت تک میدان کارزار میں دشمنوں کے خلاف اسلحہ تان کر انہیں ہر محاذ پر بھاری جانی و مالی نقصان پہنچانے میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں

آخر کار ۴/۸/۹۱ء کو کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کے ساتھ ایک شدید جھڑپ کے دوران شہادت پائی اور اس طرح قافلہ شہداء میں شمولیت حاصل کر کے اللہ ج کو پیارے ہو گئے۔

شہید محمد ظاہر

محمد ظاہر ولد بخت گل پچیس سال قبل صوبہ پکتیا کے سب ڈویژن خوست کے "لنڈی" نامی گاؤں کے ایک متدین متقی اور محب وطن گھرانے میں متولد ہوئے۔ ۱۹۷۹ء میں جب افغانستان پر روسی درندہ صفت فوجوں نے یلغار کی اور افغان مسلمان عوام کا خون کسی

گناہ و جرم کے بغیر بہانے لگے تو اس مردِ میدان نے دنیوی کاموں سے منہ موڑا اور اپنی اسلامی سرزمین کی آزادی اور اپنے مسلمان عوام کو روسی حملہ آور روسی افواج کے چنگل اور ظلم و بربریت سے چھٹکارا دینے کی خاطر میدانِ جہاد میں کود پڑا اور اپنے دیگر مجاہد بھائیوں کے شانہ بشانہ دشمن کے خلاف مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔ کئی مدت تک دشمن کے لئے قہر ساماں بنے رہے، بے شمار ملحدوں کو جہنم رسید کرنے میں کامیابی حاصل کی آخر کار ۱۹۹۱ء میں سب ڈویژن خوست کے علاقہ منگل میں دشمن کے ساتھ ایک خونریز لڑائی کے دوران جامِ شہادت نوش کر گئے۔

شہید طوطاخیل

شہید طوطاخیل ولد عبدالمنان ۱۹۷۲ء میں صوبہ پکتیا کے سب ڈویژن خوست کے "وازہ" نامی گاؤں کے ایک دیندار متقی اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔

شہید طوطاخیل ایام طفولیت ہی میں شفقت پدری سے محروم ہوگئے اور اس طرح ان کی سرپرستی اور دیکھ بھال کی ذمہ داری ان کی ماں ہی کے کندھوں پر عائد ہوگئیں۔

ابتدائی تعلیم انہوں نے اپنے علاقے کے مقامی سکول میں حاصل کر لی اور چہارم جماعت پاس کرنے کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگیا۔ اس لئے طوطاخیل نے جناب الحاج جلال الدین حقانی کے قائم کردہ میرانشاہ میں "منبع الجہاد" نامی دارالعلوم میں داخلہ لیا۔ یہاں وہ بڑے شوق و ذوق سے دینی تعلیم حاصل کرنے لگا۔

اسلام کے اس سچے سپاہی نے تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ روسی حملہ آوروں اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف لڑنے پر بھی توجہ دی اور وقتاً فوقتاً محاذ جنگ پر جاتے رہے۔ ان کے ایک قریبی رشتہ دار کا قول ہے کہ جب میں آخری بار انہیں اپنے ساتھ جہاد پر لے جانے کے لئے مدرسہ گیا تو شدت سے محاذ جنگ پر جانے کا خواہشمند تھا۔ آخر کار طوطاخیل اپنی عمر کے ۱۷ بہاریں گزارنے کے بعد محاذ خوست میں "شیخ امیر" نامی فوجی چوکی فتح کرنے کے دوران دشمن کے ایک بے رحم گولے نے ان کے سینے کو چھلنی کر دیا اور اس طرح وہ شہادت پا کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

شہید میروگل

جناب شہید میروگل ولد خواجہ گل نے ۱۹۳۸ء میں صوبہ پکتیا کے سب ڈویژن "زوڑکوٹ" کے "مرغہ" نامی گاؤں کے ایک متدین، پرہیزگار اور محب وطن گھرانے میں آنکھیں کھولیں۔

وہ والدین کی اسلامی تربیت کی بناء پر بچپن ہی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند اسلام کی سربلندی اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر ہر نوع قربانی دینے کے شوقین

تھے۔ ان کی یہ دلی تمنا تھی کہ وہ غازی بن کر دین و وطن کے دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے اس راہ میں شہادت کا اعلیٰ مقام حاصل کرے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ان دونوں ارمانوں کو پورا کر دیا۔ ایک طویل مدت کے لئے وہ روسی افواج اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف برسرپیکار رہ کر کئی محاذوں میں اسلام دشمن قوتوں کا منہ کالا کر گئے۔ کئی روسیوں کو جہنم رسید کیا اور شاندار کامیابی حاصل کی اور اس طرح انہیں غازی ہونے کا افتخار حاصل ہوا۔

آخر کار انہیں اپنے دوسرے ارمان پورا ہونے میں بھی کامیابی ہوئی، چنانچہ "مزغورہ" نامی علاقے میں دشمن سے ایک روبرو لڑائی کے دوران شہید ہو کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

شہید کامل خان:

شہید کامل خان ولد رسول خان

صوبہ پکتیا سب ڈویژن باک کے بکرخیل علاقے

کے ایک مسلمان، دین دوست اور محب وطن گھرانے میں متولد ہوئے۔

۱۹۷۸ء میں جب ہمارے اسلامی ملک افغانستان کی اسلامی سرزمین پر کفر و الحاد کے کالے بادل امنڈ آئے اور ایک فوجی بغاوت کے نتیجے میں افغانستان کے داخلی کمیونسٹوں اور وطن فروشوں نے وہاں ایک کمیونسٹ اور لادین حکومت کی بنیاد رکھی اور ۱۹۷۹ء میں روسی سامراج نے تمام انسانی ہمسائیگی اور بین الاقوامی اصولوں کو پامال کرتے ہوئے ہمارے ملک پر غاصبانہ حملہ کر کے افغان بے گناہ مسلمان عوام پر بے تحاشا مظالم ڈھانے شروع کئے تو ہمارے کمسن مگر غیرتی اور جذبۂ اسلام سے سرشار بھائی جناب

نے بھی جدوجہد آزادی میں شامل دیگر مجاہد بھائیوں کے شانہ بشانہ مسلحانہ جہاد شروع کیا۔

حق و باطل کے درمیان ہونے والے کئی معرکوں میں شمولیت حاصل کر کے روسی اور کمیونسٹ افراد کو جہنم رسید کر دیا اور غازی ہونے کا اعزاز حاصل کر دیا۔ اور آخر کار کو دشمن سے ایک شدید لڑائی کے دوران داعی اجل کو لبیک کہہ کر شہادت کا اعلیٰ مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔

شہید سید رحمن:

شہید سید الرحمن ولد صالح الدین

صوبہ پکتیا سب ڈویژن خوست کے لکنو علاقے

کے ایک مسلمان، دین دوست اور محب وطن گھرانے میں متولد ہوئے۔

۱۹۷۸ء میں جب ہمارے اسلامی ملک افغانستان کی اسلامی سرزمین پر کفر و الحاد کے کالے بادل امنڈ آئے

دشمن سے ایک شدید لڑائی کے دوران داعی اجل کو لبیک کہہ کر شہادت کا اعلیٰ مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔

نعت

○

جاں آبروئے دیں پہ فدا ہو تو بات ہے
حق عشقِ مصطفےٰ کا ادا ہو تو بات ہے

ہر لحظہ دل میں یادِ رسولِ انام ہو
ہر دم لبوں پہ صلِّ علیٰ ہو تو بات ہے

سرکارؐ کی رضا میں ہے اللہ کی رضا
ہر دم رضا رسولؐ کی چاہ ہو تو بات ہے

دیتی ہے یہ پیام ہوائے دیارِ پاک
عشقِ نبیؐ عمل کی بِنا ہو تو بات ہے

ہر منزلِ حیات میں پیشِ نگاہِ شوق
ارشادِ خواجہؐ دوسرا ہو تو بات ہے

خیر الامم کی شان سے ہم سب ہیں سرفراز
انسانیت کا ہم سے بھلا ہو تو بات ہے

جہادی مرکز
"سٹوکنڈاؤ"
کا ایک منظر

گردیز کے محاذ پر مجاہدین دشمن کے خلاف جنگی تیّاریوں میں مصروف ہیں

الحاج جلال الدّین" حقانی" مجاهدین کو
وائرلیس پر هدایات دے رہے هیں